REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO-R.N 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD-NO.P/GDP-3

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

جلد ۲۵　شمارہ ۵۱

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر
محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:-
جاوید اقبال اختر
محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN
PIN-143516

۲۴ ذو الحجہ ۱۳۹۶ ہجری　۱۶ فتح ۱۳۵۵ ہش　۱۶ دسمبر ۱۹۷۶ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۳ فتح دسمبر، سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۱۲/۱۲/۷۶ء کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

احباب اپنے پیارے امام ہمام کی صحت و سلامتی درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں کامیابی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں

○ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی بدستور کمزور ہوتی جا رہی ہیں احباب حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

قادیان ۱۲ فتح دسمبر، حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تاحال ربوہ میں ہیں باقی درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ

قادیان ۱۴ فتح دسمبر، محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ

جلسہ سالانہ کی عظمت و اہمیت کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات

اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے

میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے

قادیان میں جماعت احمدیہ کا پچاسی ۸۵ واں سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۶-۲۷-۲۸ فتح دسمبر ۱۳۵۵ہش ۱۹۷۶ء منعقد ہو رہا ہے جس میں اب صرف چند یوم باقی ہیں احباب جماعت کو زیادہ سے زیادہ اس خالص روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے سلسلہ احمدیہ کے دائمی مرکز "قادیان" دارالامان میں پہنچنے کی کوشش کرنی چاہیئے یہ جلسہ جو عظیم برکات اپنے اندر رکھتا ہے اس کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

---

"لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں جاتی۔

اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے اس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں

بالآخر میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرمائے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہ ان پر کھول دے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل اور رحم ہے۔ اور تا اختتام سفر ان کے ان کا خلیفہ ہو!!

اے خدا اے ذو المجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا! یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

جلسہ سالانہ قادیان

مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ فتح (دسمبر) ۱۳۵۵ہش (۱۹۷۶ء) کو منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ ۲۶-۲۷-۲۸ فتح (دسمبر) ۱۳۵۵ ہش (۱۹۷۶ء) کو منعقد ہوگا جملہ جماعتہائے احمدیہ اور مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ احباب جماعت کو جلسہ سالانہ کی مذکورہ تاریخوں سے مطلع کیا جائے تا احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کر کے اس عظیم الشان روحانی اجتماع کی برکات سے مستفید ہو سکیں۔

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس محلہ احمدیہ قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

جمہوریہ نیجر میں جماعت احمدیہ کا قیام

از مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد امیر و مشنری انچارج
لیگوس نائیجیریا (مغربی افریقہ)

نیامی کا شہر ملک نیجر (NIGER) کا دار الخلافہ ہے اور دریائے نیجر کے کنارے پر واقع ہے۔ نیجر کا ملک جس کا اکثر حصہ صحراء اور غیر ذی زرع ہے اس لحاظ سے اہم ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس ملک کو یورینیم کی قیمتی دھات سے نوازا ہے جو اس کی آمد کا اہم ترین ذریعہ ہے۔ پھر یہ ملک اپنی وسعت میں اسقدر بڑا ہے کہ اس کی سرحدیں افریقہ کے آٹھ ممالک سے ٹکراتی ہے۔ جن میں اہم نائیجیریا۔ لیبیا۔ مالی۔ کیمروان۔ چڈ اور اپر وولٹا ہیں۔

نیجر کا ملک آزادی سے قبل جو اگست ۱۹۶۰ء میں عمل میں آئی فرنچ کالونی تھا اسی وجہ سے سرکاری زبان فرنچ ہے۔ اور فرانسیسی تمدن کا اثر اسکی زندگی اور تمدن پر گہرا نظر آتا ہے یہاں کی آبادی تقریباً نوے فی صد مسلمان ہے۔ یہ لوگ حضرت عثمان بن فودیو کے جہاد کے نتیجہ میں حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ چونکہ اس سے قبل بت پرست تھے اس لئے بت پرستی کے آثار ابھی موجود ہیں۔ ان بتوں میں سانگو جسکو لوکل زبان میں الودن کہتے ہیں یعنی The God of Thunder کافی مشہور ہے جس کی پوجا کسی نہ کسی رنگ میں آج بھی لوگ کرتے ہیں عیسائیوں نے یہاں اپنی تبلیغ کا جال بچھایا اور سکول وغیرہ قائم کئے تاہم لوکل آبادی میں سے بہت کم لوگ ان میں شامل ہوئے۔

اس ملک میں احمدیت کا نفوذ خدا تعالیٰ کے خاص تصرف سے ہوا ہے۔ فرنچ کالونیز میں جماعت احمدیہ بوجہ زبان کی مشکلات کے جلد نفوذ حاصل نہ کر سکی نائیجیریا کے اردگرد تقریباً درجن بھر ممالک ایسے ہیں جو فرانس کے زیر تسلط ہیں اگرچہ ان ممالک کے لوگوں میں باہمی قریبی مراسم موجود ہیں۔ تاہم بغیر لٹریچر کے مؤثر رنگ میں کامیابی ناممکن ہے۔ احمدیہ مشن نائیجیریا نے حال ہی میں فرنچ میں کچھ لٹریچر شائع کیا ہے۔ اسی طرح ہاؤسا اور یوروبا زبان بولنے والوں کے لئے بھی لٹریچر موجود ہے۔ اس کی وجہ سے علمی طبقہ میں کامیابی ہو رہی ہے۔

آج سے چند سال قبل جب ریپبلک آف بینن (پہلا نام دھومی تھا) میں جماعت کا باقاعدہ قیام عمل میں آیا اور مسجد کی تعمیر پایہ تکمیل کو پہنچی۔ اسوقت سے خاکسار نیجر اور کیمروان کے متعلق بھی ارادہ رکھتا تھا کہ خدا تعالیٰ ان قریبی ممالک میں بھی کوئی صورت پیدا فرمائے۔ خدا تعالیٰ نے اس کا سامان ملک نیجر میں یوں پیدا فرمایا کہ نیامی سے ایک دوست مکرم عبد الرحیم بالوگن (جو نائیجیریا کے رہنے والے تھے اور جماعت سے متعارف تھے) نے خاکسار سے خط و کتابت شروع کی خاکسار نے ان کو یوروبا لٹریچر اور ٹریکٹ کی باقاعدہ ترسیل کا سلسلہ شروع کیا۔ اس کے بعد یہ دوست لیگوس میں مجھے ملے اور چونکہ انصار اللہ کے اجتماع کے دن قریب تھے خاکسار نے ان کو اس امر کی دعوت دی کہ وہ مجلس انصار اللہ کے پہلے سالانہ اجتماع (منعقدہ ۱۹۷۶ء بمقام اباڈان) میں ملک نیجر کے حالات اور وہاں جماعت احمدیہ کے قیام کی ضرورت پر تقریر کریں ان کی اس تقریر سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خاکسار نے جماعت کے سامنے اس امر کو پیش کیا کہ اب وقت آگیا ہے کہ ہمیں اس ملک میں اپنا مبلغ بھجوانا چاہیئے۔ یہ تجویز حاضرین نے بہت پسند کی اور اس طرح وہاں ایک لوکل مبلغ الحاج محمد توحید صاحب کو (جو یوروبا کے علاوہ ہاؤسا اور فرنچ بھی قدرے جانتے تھے) مکرم بالوگن صاحب کے ہمراہ وہاں بھجوا دیا انہوں نے ابھی وہاں کام شروع ہی کیا تھا کہ خدا تعالیٰ نے وہاں ایک مختصر جماعت پیدا کر دی لیکن ابھی معلم کو وہاں بھجوائے ہوئے چند ماہ ہی گزرے تھے کہ مکرم بالوگن صاحب کو مستقل طور پر ملک نیجر کو خیرباد کہنا پڑا گویا یہ محض خدائی تحریک تھی کہ بروقت ہمیں خدا تعالیٰ نے اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائی اور اس ملک میں احمدیت کے نفوذ کی غیر معمولی حالات میں صورت پیدا فرمائی۔ للہ الحمد

اگرچہ اس علاقہ میں ایک مختصر جماعت قائم ہو چکی تھی تاہم آئندہ کام کو وسعت دینے کے لیئے ضروری تھا کہ بچشم خود حالات کا جائزہ موقعہ پر لے کر کوئی پروگرام موقعہ پر تجویز کیا جاتا۔ اس غرض کے لئے خاکسار نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اس ملک کا دورہ کرنے کے لئے اجازت کے لئے تحریر کیا۔ چنانچہ حضور نے اس کی اجازت مرحمت فرمائی۔ اور دعاؤں سے بھی نوازا چنانچہ اس دورہ کا پروگرام ۲ نومبر کو طے ہوا۔ اس دورہ میں لیگوس جماعت کے ایک مخلص اور فعال ممبر مکرم الحاج منیر گیوا صاحب بھی ساتھ تھے لیگوس سے بذریعہ نائیجیرین ائیر ویز یہ سفر تقریباً ۳ گھنٹے کا تھا۔ کانو کے بعد کا سارا غیر ذی زرع تھا اور کوئی آبادی دیکھنے میں نہیں آئی ائیرپورٹ میں ہمارے معلم مع جماعت کے افراد کے استقبال کے لئے موجود تھے اس نئے ملک میں احمدیت کی ایک مختصر جماعت دیکھ کر انتہائی مسرت ہوئی اور روح خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوئی کہ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر سعید الفطرت روحیں لبیک کہہ رہی ہیں اور احمدیت ایک ملک سے دوسرے ملک میں باوجود مخالفت کے پھیلتی چلی جا رہی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

نیامی میں قیام ایک ہفتہ کے لئے ضروری تھا۔ کیونکہ نائیجیریا کے لئے اس سے قبل فلائٹ میسّر نہ تھی۔ لیکن یہ قیام جماعت کو متعارف کرانے کے لئے بہت مفید ثابت ہوا۔ اس عرصہ میں ہر طبقہ کے احباب جن میں علماء۔ اساتذہ۔ طالب علم اور تجار موجود تھے۔ ملاقات کے لئے آتے رہے۔ اور تبلیغ حق کا نادر موقع میسّر آیا۔ نائیجیریا کے اکثر لوگ تجارت کے لئے وہاں موجود ہیں پھر ہاؤسا زبان اکثر حصوں میں بولی جاتی ہے۔ علاوہ مالی ملک کے کافی لوگ موجود ہیں جو عام طور پر عربی اور قرآن مجید کی تدریس کا کام کرتے ہیں۔ ملک مالی کے کافی لوگوں سے تبلیغ اور سوال و جواب کا سلسلہ رہا۔ ان لوگوں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ملک مالی میں امام مہدی کی آمد کا انتظار شدت سے پایا جاتا ہے۔ اکثر لوگ ابھی بھی سیف و سنان رکھتے ہیں تاکہ مہدی کے ظہور کے وقت جہاد میں شامل ہو سکیں ان لوگوں کو اپنے خونی مہدی کے غلط عقیدہ اور اس زمانہ میں اسلام کے پُرامن ذرائع سے اشاعت پذیر ہونے کی حقیقت سے آگاہ کیا گیا خاکسار کے قیام کے دوران تین سعید روحیں حلقہ بگوش احمدیت ہوئیں اور کافی داخل ہونے کے لئے مستعد ہیں۔

جماعت احمدیہ نیامی کو خاکسار نے خطبہ جمعہ میں خطاب کیا اس کے علاوہ وہاں جماعتی نظام قائم کرنے کے لئے اتوار کو ایک خصوصی میٹنگ بلائی گئی جس میں جماعت کو احمدیت کے نظام وغیرہ کے متعلق آگاہ کرنے کے بعد اگلے سال کے لئے عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا اور اس طرح بفضلہ تعالیٰ ایک باقاعدہ جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ خدا تعالیٰ ان کے علم اور ایمان میں برکت بخشے اور جماعت کو مزید وسعت عطا فرمائے۔

آمین

خلاصہ خطبہ جمعہ

ربوہ ۱۹ ار نبوت بروز جمعۃ المبارک۔ آج جامع مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر پڑھائی حضور نے خطبہ جمعہ میں جلسہ سالانہ کے سلسلہ میں ضروری ہدایات دیتے ہوئے مقامی احباب کو خصوصیات کے ساتھ اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ وہ ظاہری باطنی طہارت اور صفائی کا خاص خیال رکھیں ربوہ میں تمام دنوں میں بھی مگر جلسہ سالانہ کے موقع پر بالخصوص نمایاں طور پر صفائی نظر آنی چاہیئے۔

حضور نے فرمایا اجتماعات کے مواقع کے لئے اسلام نے خاص طور پر طہارت ظاہری و باطنی کا اہتمام کرنے کا حکم دیا ہے جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر ہمیں خاص طور پر اس کا خیال رکھنا چاہیئے روحانی پاکیزگی کے بغیر تو زندگی کا لطف ہی نہیں یہی وجہ ہے کہ ظاہری لحاظ سے گو یورپ اور امریکہ کے لوگ مادی ترقی اور تہذیب کے لحاظ سے عروج پر نظر آتے ہیں لیکن چونکہ باطنی طہارت اور پاکیزگی سے وہ محروم ہیں اس لیئے وہ حقیقی امن خوشحالی اور روحانی تسکین اور اطمینان سے محروم ہیں ان حالات کو دیکھ کر ہماری جماعت (جو اسلام کی تعلیم کے قیام کے ذریعے دنیا میں حقیقی خوشحالی اور باطنی اطمینان قائم کرنے کی علمبردار ہے) کی ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے۔ ہمیں خاص طور پر ظاہری و باطنی صفائی کے قیام کی کوشش کرنی چاہیئے اور اجتماعات کے مواقع پر بالخصوص اس کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیئے حضور نے فرمایا جلسہ سالانہ کے موقع پر ربوہ کی سڑکیں اس کی دیواریں غرضیکہ اس کا پورا ماحول صفائی اور طہارت سے معمور ہونا چاہیئے اس کے لئے مقامی جماعت اور اس کی مختلف تنظیموں کو حسب ضرورت بار بار وقار عمل منانے چاہئیں تاکہ جہاں تک ممکن ہو ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک ربوہ میں ہر جگہ صفائی نظر آئے ہمیں بہت دعائیں بھی کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریاں

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ جو بڑی دولت ہم نے پائی وہ یقین کی دولت ہے

یقین کی یہ دولت ہم پر بہت سی ذمہ داریاں عائد کرتی ہے جن کو ادا کئے بغیر ہم اس سے کماحقہ فائدہ نہیں اٹھا سکتے

اپنے مقام کو پہچانو تا ان برکات اور افضال کے وارث بن جاؤ جو اس مقام سے مختص ہیں

خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو کہ اس کی قوت اور توفیق کے بغیر ہمیں کچھ حاصل نہیں ہو سکتا

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۷ر تبلیغ ۱۳۵۴ ہش مطابق ۷ر فروری ۱۹۷۵ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

میں اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک مختصر سا اقتباس پڑھوں گا۔ آپ فرماتے ہیں:-

"گناہ یقین پر غالب نہیں آسکتا..... اور یقین کی دیواریں آسمان تک ہیں۔ شیطان ان پر چڑھ نہیں سکتا ہر ایک جو پاک ہوا وہ یقین سے پاک ہوا۔ یقین دکھ اٹھانے کی قوت دیتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک بادشاہ کو تخت سے اتارتا ہے اور فقیری جامہ پہناتا ہے۔ یقین ہر ایک دکھ کو سہل کر دیتا ہے۔ یقین خدا کو دکھاتا ہے۔ اور ہر ایک کفارہ جھوٹا ہے اور ہر ایک فدیہ باطل ہے اور ہر ایک پاکیزگی یقین کی راہ سے آتی ہے۔ وہ چیز جو گناہ سے چھڑاتی ہے اور خدا تک پہنچاتی اور فرشتوں سے بھی صدق و ثبات میں آگے بڑھا تی ہے وہ یقین ہے ہر ایک مذہب جو یقین کا سامان پیش نہیں کرتا ہے وہ جھوٹا ہے۔" (روحانی خزائن (کشتی نوح) جلد ۱۹ صفحہ ۶۷)

گزشتہ عرصہ میں بہت سے مہینے ایسے گزرے جو بڑی پریشانیوں کے مہینے تھے اور فساد کے مہینے تھے۔ اور ظلم سہنے کے مہینے اور ظلم کو برداشت کے ساتھ اور

مسکراتے چہروں کے ساتھ

برداشت کرنے کے مہینے تھے اور جو چیز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہمیں حاصل ہوئی اس کو ظاہر کرنے کے مہینے تھے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہم نے پائی اور یہ بڑی دولت ہے جو ہم نے پائی اور وہ یہی یقین کی دولت تھی جو ہمیں ملی۔ یقین اس بات پر کہ اللہ ہے یقین اس بات پر کہ قرآن عظیم ایک نہایت ہی حسین شریعت اور ایک کامل و مکمل ہدایت ہے، یقین اس بات پر کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے لئے محسن اعظم ہیں اور آپ کا مقام اس کائنات میں ان الفاظ میں بیان ہوا ہے کہ:-

لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ

کہ اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو اس کائنات کو پیدا کرنے کی ضرورت ہی نہ تھی۔ پھر تو خدا تعالیٰ کی خلق کے جلوے بھی کسی اور رنگ میں ظاہر ہوتے۔ خدا تعالیٰ خالق ہے اور اس کی یہ صفت کبھی معطل نہیں ہوتی لیکن یہ کائنات جو ہماری کائنات ہے اور جس کے ساتھ ہمارا تعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں "ربّ العٰلمین" کہہ کر بیان کیا ہے اور جس کی تفسیر خود قرآن کریم نے یہ کی ہے کہ

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ہیں

آپ کو صرف انسانوں کے لئے رحمت نہیں کہا گیا بلکہ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْن کہا گیا ہے۔ یہ ایک بڑا وسیع مضمون ہے اور یہ بہت سوچنے اور بڑی گہرائیوں میں جانے والا مسئلہ ہے۔ ہر ایک آدمی کو اپنی اپنی سمجھ اور استعداد کے مطابق اس کے متعلق سوچنا چاہیئے۔ پھر یقین اس بات پر کہ خدا تعالیٰ نے جو وعدے دئے وہ پورے ہو کر رہتے ہیں اور یقین اس بات کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک یہ وعدہ دیا گیا تھا کہ آخری زمانہ میں آپ کی روحانی اولاد میں سے ایک مہدی، ایک بطل جلیل اور آپ کا سب سے زیادہ محبوب بیٹا روحانی لحاظ سے پیدا ہوگا۔ اور وہ ایک جماعت پیدا کرے گا۔ اور اس جماعت کو اللہ تعالیٰ یہ یقین عطا کرے گا کہ وہ اس بشارت کو بھی دوسری بشارتوں کی طرح سچا سمجھے اور غلبۂ اسلام کے لئے دنیا میں ایک عظیم اور

ایک حسین نمونہ

قربانیوں کا اور ایثار کا پیش کرے۔ اسی طرح یقین اس بات پر کہ جہاں دنیا میں ایک فسادِ عظیم بپا ہو چکا۔ جہاں اُمّتِ مسلمہ کو اس قسم

کے فساد کا سامنا کرنا پڑا وہ فسادِ عظیم نہیں تھا۔ اس سے بڑھ کر نہ قرآن کریم میں، نہ حدیث میں اور نہ کسی اور جگہ نہیں نظر آتا ہے کہ ایسا فساد دنیا میں پیدا ہوگا۔ اور یقین اس بات پر کہ اس فساد کو دور کرنے کے لئے جماعتِ احمدیہ قائم کی گئی ہے۔

ہمارا یہ یقین ہم پر بہت سی ذمہ داریاں عائد کرتا ہے۔ ہم جب اس یقین پر قائم ہیں کہ ہم نے فساد کو دُور کرکے العالمین کے لئے سکھ اور آرام کو پیدا کرنا ہے تو یہ یقین اس وجہ سے ہے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ قرآن کریم کوئی تعویذ نہیں ہے۔ یہ کوئی شوکیس میں سجانے والی چیز نہیں ہے۔ قرآنی ہدایت عمل کرنے کے لئے ہمارے ہاتھ میں دی گئی ہے۔ قرآن کریم پر اگر ہم نے عمل نہیں کرنا اور اس سے ہم نے فیض حاصل نہیں کرنا تو پھر قرآن کریم کا کوئی فائدہ نہیں قرآنِ کریم نے جو تعلیم ہمیں دی ہے اس کے متعلق

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔

کہ اس کا خلاصہ دو فقروں میں یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے جو حقوق قرآن کریم نے بیان کئے ہیں بندوں کو وہ ادا کرنے چاہئیں اور دوسرے یہ کہ اللہ تعالےٰ نے قرآنِ کریم میں بندوں کے جو حقوق مقرر کئے ہیں ان کی ادائیگی کا بندوں کو خیال رکھنا چاہیئے۔ ان حقوق میں ایک "خُلق" ہے جس نے بہت سی باتوں کا احاطہ کیا ہوا ہے ایک اور حق" ایک دوسرے سے ہمدردی کرنا ہے۔ اسی لئے دنیا حیران تھی مگر وہ تو یقین نہیں رکھتی تھی۔ لیکن ہم تو اس یقین پر قائم تھے کہ اللہ تعالےٰ نے جماعتِ احمدیہ کو نوعِ انسانی کی بہبود کے لئے اور دنیا کو خیر پہنچانے کے لئے پیدا کیا ہے۔ اسی یقین کا نتیجہ ہے کہ ہم دکھوں اور پریشانیوں میں بھی مسکرا رہے تھے۔ کیونکہ ہمیں اللہ تعالےٰ کے وعدوں پر یقین تھا کہ دنیا کی کوئی طاقت اللہ تعالیٰ کو اپنے منصوبوں میں ناکام کرنے والی نہیں ہے اور ہمیں اس بات پر بھی یقین تھا کہ ہم اس لئے پیدا ہوئے ہیں کہ

نوعِ انسانی کی خدمت کریں

بعض لوگ کہتے تھے کہ ہم مان ہی نہیں سکتے کہ جن حالات میں سے جماعت گزر رہی ہے ان میں بھی وہ مسکراتے چہروں کے ساتھ خدمت کے لئے ہردم ہر آن تیار ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ لکھا ہے۔ آپ کی عبارت کا مفہوم مَیں اپنے الفاظ میں بیان کر رہا ہوں۔ اس میں آپ نے مجھے اور احبابِ جماعت کو یہ تعلیم دی ہے کہ تمہارا جو اشد ترین دشمن ہے۔ اگر تم اس کے لئے دُعا نہیں کرتے تو آپؑ فرماتے ہیں کہ مجھے تمہارے ایمان کے متعلق شُبہ ہے۔ پس یہ مقام ہے جماعتِ احمدیہ کا اور جب تک کوئی جماعت یا کوئی فرد اپنے مقام کو نہ پہچانے اس وقت تک وہ ان برکات اور ان فیوض اور رحمتوں کا وارث نہیں ہوا کرتا جو اس مقام کے لئے مختص ہوتی ہیں۔

پس اس وقت مَیں احبابِ جماعت کو مختصراً جو بات کہنا چاہتا ہوں۔ وہ بڑی اہم ہے کیونکہ ہمارا آج کا ماحول اس کا تقاضا کر رہا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ

احباب اپنے مقام کو پہچانیں

اور پورے یقین کے ساتھ اپنے مقام کو پہچانیں۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا تھا کہ مَیں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند کو ایک جماعت دوں گا۔ جو اس روحانی فرزند کے ذریعہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض اور آپؐ کی برکات کی وارث ہوگی اور آپؐ کی لائی ہوئی تعلیم پر چلنے والی ہوگی اور آپس میں محبّت اور پیار کرنے والی ہوگی۔ مَیں پھر کہتا ہوں کیونکہ میرے سامنے بعض دوست ایسے بھی ہیں جو اس حقیقت پر یقین نہیں رکھتے کہ

مہدی معہود کی جماعت

آپس میں محبّت اور پیار کرنے والی جماعت ہوگی جو لوگ آپس میں محبّت اور پیار نہیں کرتے وہ خدا کی نگاہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل نہیں صرف دُکھ اُٹھانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب ہونا تو بڑی بدقسمتی کے مترادف ہے، بھلا یہ بھی کوئی بات ہے کہ دُکھ اُٹھانے کے لئے انسان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی طرف منسوب ہو جائے۔ لیکن جو ذمّہ داریاں ہیں اُن کو ادا نہ کرے اور اس مقام پر کھڑے ہونے سے جو سُکھ اور جو سُرور اور جو لذّت اور جو فیوض اور جو رحمتیں حاصل ہوسکتی ہیں ان سے وہ اپنے آپ کو محروم کر لیں۔

پس احبابِ جماعت

دُعائیں کریں

کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس محرومی سے بچائے اللہ تعالےٰ ہمارے ذریعہ سے دنیا میں بشاشت اور سکھ کا جو ماحول پیدا کرنا چاہتا ہے اس کی توفیق عطا ہو۔ ہم اللہ تعالےٰ کی منشاء اور اس کی توفیق سے وہی بشاشت جو ہمیں دی گئی ہے نوعِ انسان کے لئے ویسی ہی بشاشت کے حالات پیدا کرنے والے بن جائیں اللہ تعالےٰ سے ہمیں

دُعا

کرتے رہنا چاہیئے اس کی قوّت اور اس کی توفیق کے بغیر کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ وہی ہمارا مددگار رہے۔ ٭

(الفضل ۸؍مارچ ۱۹۷۵ء)

درخواست ہائے دُعا:۔ جماعت احمدیہ مدراس کے سابق صدر محترم پروفیسر مولوی محمد صاحب کی اہلیہ صاحبہ علالت طبع کے باعث مقامی ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ موصوفہ کو کامل شفا عطا فرمائے اور تمام پریشانیاں دور ہوں۔ خاکسار: محمد عمر مبلغ مدراس

② خاکسار کو یہ اطلاع ملی ہے کہ خاکسار کی ہمشیرہ رفیعہ بی بی M.B.B.S. فائنل میں کامیاب ہو گئی ہیں۔ درویشان کی خدمت میں دعاؤں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ہمشیرہ کے شاندار مستقبل کے لئے اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے مزید دُعاؤں کی درخواست ہے۔

خاکسار نے اس خوشی میں درویش فنڈ کے لئے دس روپے روانہ کئے ہیں۔

خاکسار:۔ سی بشیر احمد سیکرٹری لوکل فنڈ جماعت احمدیہ مدراس

کلکتہ میں آل بنگال احمدیہ مسلم کانفرنس کا کامیاب انعقاد

جناب مکرجی سابق چیف جسٹس کی صدارت میں جلسہ پیشوایان مذاہب

اور ٹیلی ویژن اور آل انڈیا ریڈیو سے نشریات

از مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے وکیل المال تحریک جدید قادیان

کئی سالوں کے وقفہ کے بعد جماعت احمدیہ کلکتہ کی طرف سے جلسہ پیشوایان مذاہب کا اہتمام کیا گیا۔ اس کے لئے قریباً پانچ ہزار دیدہ زیب دعوت نامے بزبان انگریزی چھپوا کر تعلیم یافتہ معزز طبقہ میں احباب کے ذریعہ تقسیم کئے گئے تھے جو مہرٹ میں واقع سی ایم۔ ڈی۔ اے ہال کو "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا" جیسے اشعار کے مقولات سے مزین کیا گیا تھا۔

زیر صدارت جناب پی۔ بی مکرجی صاحب سابق چیف جسٹس کلکتہ ہائی کورٹ ۲۷ ر نومبر کو ساڑھے پانچ بجے شام سے جلسہ شروع ہو کر کاروائی اڑھائی گھنٹے تک جاری رہی۔ سامعین کی اکثریت غیر مسلموں پر مشتمل تھی جو نہایت اطمینان سے سنتے رہے۔ صاحب صدر نے صدارت منظور کرتے ہوئے اپنی عمر و صحت کے تقاضا سے یہ کہہ دیا تھا کہ وہ کاروائی کا آغاز کر کے زیادہ دیر تک نہ ٹھہر سکیں گے۔ لیکن تقریروں کی دلچسپی اور تاثیر و افادیت کے باعث آپ نہ صرف آخر تک ٹھہرے بلکہ فرمایا کہ اگر پروگرام کے وقت میں اضافہ بھی کرنا پڑے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ میں ٹھہروں گا۔ ابھی کاروائی اختتام کو نہیں پہنچی تھی کہ اس کا منظر ٹیلی ویژن پر دکھایا گیا اور بعد میں آل انڈیا ریڈیو سے اس کی خبر نشر کی گئی اور انگریزی روزنامہ سٹیٹسمین نے اس کی کاروائی شائع کی۔

کاروائی کا آغاز محترم میاں منیر احمد صاحب بانی کے قرآن مجید تلاوت کرنے سے ہوا بعدہ محترم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم

"وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا"

خوش الحانی سے پڑھی۔ بعد ازاں محترم سید نور عالم صاحب ایم اے امیر جماعت احمدیہ نے صاحب صدر و حاضرین کو خوش آمدید کہتے ہوئے اس جلسہ کی غرض و غایت مختصراً بتائی اور جناب صاحب صدر سے افتتاحی تقریر کرنے کی درخواست کی چنانچہ جناب صدر جلسہ نے محبت اور وقار سے بھرپور الفاظ میں اپنی تقریر میں فرمایا کہ احمدی پکے اور سرگرم اور اسلام پر عامل مسلمان ہیں اور وہ اسلامی تعلیم کی روشنی میں حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور دیگر تمام انبیاء (حضرات) کرشن، مسیح اور بدھ (علیہم السلام) کو صادق من اللہ تسلیم کرتے ہیں یہ حقیقت ہے کہ انبیاء پر شمال یا جنوب یا مشرق یا مغرب والوں کی اجارہ داری نہیں۔ خدا کی طرف سے ہونے کے باعث وہ تمام نوع انسانی کے ہیں اس لئے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہندوؤں کے لئے بھی پیغمبر اور رہبر ہو سکتے ہیں اتفاق و اتحاد تمام مذاہب کا بنیادی نشانہ ہے اور مذہبی اصول جہاں کی استواری کا باعث ہیں۔ پیغمبروں کی محبت و ایثار اور علم و عمل کے اسوے کھلے اوراق اور زندہ دستاویزات ہیں جو ہماری رہبری کرتے ہیں کہ ہم مذہب پر کس طرح عمل کریں۔ اور آپ نے بتایا کہ فلاں قرآنی آیت میں ہمیں علم حاصل کر کے اس سے استفادہ کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔

اس کے بعد جناب ڈاکٹر ہیرا لال صاحب چوپڑہ ایم اے ڈی لٹ سابق پروفیسر تاریخ و تمدن اسلام کلکتہ یونیورسٹی نے اپنی تقریر شروع کرنے سے پہلے جماعت احمدیہ کو مبارکباد دی کہ وہ تمام انبیاء پر ایمان لاتے ہیں اور پھر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے بتایا آپ نے یہ تعلیم دی کہ ہمارا خالق و مالک ایک ہے اور بنی نوع انسان ایک ہے یعنی بلا امتیاز ان میں مساوات ہے اور جب فرانس میں انقلاب برپا کر کے حریت الفاظ و اخوت کا علم بلند کیا گیا تو یہ زریں اصول جدید نہ تھے جو انقلابیوں نے پیش کئے تھے بلکہ اس سے تیرہ سو سال پہلے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے پیش کئے جا چکے تھے۔ آپ نے یہ سبق دیا تھا کہ تمام انسان بھائی بھائی ہیں اور یہ کہ اللہ کے نام پر مذہب کی خاطر جبر کرنا ناجائز ہے انسان آزاد ہے جس مذہب کو چاہے اختیار کرے آپ نے مذہب جبراً تبدیل کرانے کی خاطر جہاد کی تلقین نہیں کی۔ بلکہ فرمایا کہ اپنے نفس کی اصلاح کرو کہ یہ جہاد کبیر ہے۔ اسلام کی تعلیم کا مغز یہ ہے کہ انسان امن پیدا کرے اپنے خالق سے بھی اور انسانوں سے بھی اسلام کے معنی ہی یہ ہیں کہ اپنے خالق کے حضور سر تسلیم خم کرنا اور دنیا کے لئے امن و امان چاہنا۔ حضور کا نمونہ کس قدر قابل قدر تھا کہ جبکہ ساتھ ہی حکومت آگئی تب بھی آپ کی زندگی غریبانہ بسر ہوتی تھی۔ چنانچہ آپ نے اپنی لخت جگر پیاری بیٹی کو شادی پر ایک لوٹا اور ایک چٹائی جہیز میں دی تھی آپ رحمت تھے نہ صرف مسلمانوں کے لئے بلکہ تمام بنی نوع انسان کے لئے (صلی اللہ علیہ وسلم وعلی جمیع الانبیاء)

پھر سکھ کلچر سنٹر کلکتہ کی ایک ممتاز شخصیت ریٹائرڈ کیپٹن جناب سردار بھاگ سنگھ صاحب ایڈیٹر سکھ ریویو کلکتہ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ باوا گورو نانک جی ایسے زمانہ میں پیدا ہوئے تھے کہ مسلم کیا اور غیر مسلم کیا تمام ہی اپنے اپنے مذہب سے بیگانہ ہو چکے تھے اور آپ نے واحد یگانہ کو سمجھنے اور توہم پرستانہ عقائد کو ترک کرنے کی تلقین کی۔

آپ کے بعد جناب ڈاکٹر گاڈریج ایس کرائے صاحب ایم اے۔ پی ایچ۔ ڈی۔ ایف آر۔ ایس ایس پروفیسر نیشنل میڈیکل کالج کلکتہ جو پارسی ہیں حضرت زرتشت پر تقریر کی اور بتایا کہ آپ آج سے اندازاً ساڑھے سات ہزار برس پہلے ہوئے ہیں اور آپ کی تعلیم میں تین بڑا عقائد پائی جاتی ہیں۔ مثلاً ہمارا خالق واحد ہے جس نے انسان کو غور و فکر کی آزادی عطا کی ہے اور یہ کہ انسان کے خیالات اور قول و عمل میں اچھائی ہونی چاہیئے اور ان کا رخ اپنے خالق کی طرف ہونا چاہیئے۔

بعدہ محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی (سابق مبلغ انچارج کلکتہ) نے بتایا کہ قرآن مجید ہمیں بتاتا ہے کہ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ کہ ہم نے ہر ایک قوم میں پیغمبر اور اوتار بھیجے جنہوں نے یہ تعلیم دی کہ اللہ تعالیٰ واحد و یگانہ کی عبادت کرو اور شیطان سے دور رہو۔ گویا تمام رسولوں کی بنیادی تعلیم ایک ہی ہے۔ قرآن مجید نے یہ بھی بتایا ہے کہ انسان کو حقیقی سکون اور روحانی ترقی عبادت الٰہی سے حاصل ہوتی ہے اور جب کبھی دنیا میں پاپ پھیلتا ہے اور ادھرم کی زیادتی ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کسی کو اصلاح کے لئے بھیجتا ہے۔

آپ نے گیتا کے شلوک پڑھ کر بتایا کہ اسلام کی مذکورہ بالا بنیادی تعلیمات اور مساوات اور ہمدردی خلق ہی حضرت کرشن کی بنیادی تعلیمات ہیں آپ نے یہ بھی بتایا ہے کہ روحانیت کے حصول کے لئے رسول کی صحبت اختیار کرنا ضروری ہوتا ہے۔ چنانچہ گیتا میں آپ فرماتے ہیں کہ اس وقت سب خیالات و عقائد کو چھوڑ کر میرے پاس آؤ اور پاپ دور کرنے کے لئے جو کچھ میں بتا رہا ہوں اس پر عمل کرو۔

فاضل مقرر نے بتایا کہ قرآن مجید اور حضرت کرشن اور ہر مذہب کی بنیادی تعلیم ایک ہے اور قرآن مجید کے ارشاد پر ہم حضرات بدھ، زرتشت، رامچندر اور کرشن علیہم السلام کو الٰہی پیغمبر یقین کرتے ہیں اور گیتا کو عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت کرشن کے متعلق فرمایا کہ ہندوستان میں ایک نبی ہوئے ہیں جن کا نام کاہن تھا یعنی کنھیا۔ ان تمام رسولوں اور اوتاروں پر اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں ہوں

مولانا صاحب کی روانی اور کامل عبور کے ساتھ گیتا کے شلوک پڑھنے سے صدر صاحب محترم اور سامعین بہت محظوظ ہوئے۔

پھر جناب ریورنڈ بابا ڈی۔ ڈی تیواڑی پرنسپل بشپ کالج کلکتہ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے صداقتوں کو سادہ الفاظ میں تمثیلات کے رنگ میں پیش کیا ہے۔ مثلاً یہ کہ ہمارا خالق جب

پرندوں کو غذا دے سکتا ہے۔ اور پھولوں کی پرورش کر سکتا ہے تو انسان جو ان سے اشرف ہے یقیناً الٰہی برکات کا مورد بن سکتا ہے آپ نے دعا صدقہ اور خیرات کی تلقین کی اور یہ بھی کہ یہ نیک اعمال اخلاص سے بغیر ریا اور نمائش کے بجا لانے چاہئیں۔ یہ بھی فرمایا کہ انسان کا قول و فعل اور ظاہر و باطن ایک ہونا چاہیئے۔

اس کے بعد محترم الحاج مولانا شریف احمد صاحب امینی مبلغ انچارج بمبئی نے اپنی تقریر میں بتایا کہ حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام اس زمانہ کے نبی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں۔ اور آپ سے بے پایاں محبت رکھتے تھے اور تمام انبیاء پر ایمان رکھتے تھے۔ آپ اکیلے ظاہر ہوئے تھے لیکن اب آپ کی جماعت کی تعداد ایک کروڑ تک پہنچ رہی ہے۔ آپ نے خصوصاً ملک ہند میں اتحاد و یگانگت پیدا کرنے کے لئے ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء کو یہ اصول پیش کیا کہ ہم تمام مذاہب کے پیغمبروں اور تمام اوتاروں کا احترام کریں۔ آج ہماری مالا میں حضرت محمدؐ کا پھول حضرت کرشن اور حضرت رامچندر جی کا پھول، حضرت مسیحؑ کا پھول، حضرت بدھؑ، حضرت زرتشت کے پھول اور حضرت باوا نانک جی جیسے بزرگ کے پھول ہیں۔ یہ کیسی خوشنما مالا ہے۔ سیاسی لیڈر ملک ہند میں امن و اتحاد و یکجہتی کا نعرہ بلند کرتے ہیں اور اس کی شدید ضرورت محسوس کرتے ہیں ان کی یہ خواہش حضرت بانی جماعت احمدیہ کی پیش کردہ اصول کے تحت یقیناً پوری ہو سکتی ہے۔ اور بہترین نتائج پیدا کر سکتی ہے۔

پھر جناب سید فضل احمد صاحب ایڈیشنل آئی جی پولیس بہار) نے جو پٹنہ سے تشریف لائے تھے "اسلام اور بین الاقوامی تعلقات" کے عنوان پر اپنے مضمون میں بتایا کہ اسلام کا بیان کردہ اقوام کی برادری کا نقشہ یو۔ این۔ او کے موجودہ نقشہ سے مختلف ہے۔ یو۔ این۔ او میں چند اقوام کو ویٹو کا اختیار حاصل ہے جس سے وہ دیگر اقوام کے جائز مطالبات کو رد کر دیتی ہے۔ پھر وہاں اپنے مفادات کے تحفظ کی خاطر تمام اقوام مختلف گروہوں میں بٹ جاتی ہیں اور عدل و انصاف کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ہر قوم اپنے گروہ کی قوموں کی طرفداری کرتی ہے اس طرح بہت سے مسائل ہوئے بغیر رہ جاتے ہیں۔ لیکن اسلام یہ تلقین کرتا ہے کہ کسی رعب اور جبر و استبداد اور نمائش تفوق کو بروئے کار لائے بغیر ایک مظلوم قوم کی داد رسی ہونی چاہیئے۔ معاہدات کا احترام ہو جنگ کی صورت میں عورتوں، بچوں، بوڑھوں، مریضوں اور مذہبی افراد کو ہلاک نہ کیا جائے نہ ہی مفتوح ملک کو کمزور کرنے کے لئے اس کی فصلوں کو تباہ کرنے کا طریق فاتح قوم اختیار کرے۔ جنگ کرنے والے ملک میں مساوات اور بین الاقوامی عدل و انصاف کے اصول پر مصالحت کروائی جائے۔

پھر رام کرشن مشن کے جناب سوامی سچدانند صاحب نے ہندو مت کے بارے میں اپنی تقریر میں بتایا کو ویدوں نے بتایا ہے کہ تمام سداقتیں ایک ہی ہیں ایک ہندو پر لازم ہے کہ تمام پیغمبروں کا احترام کرے اور ایک ہندو کو یہ آزادی حاصل ہے خواہ وہ مسجد یا گرجا میں جائے۔ کہتے ہیں کہ محترم رام کرشن (بانی مشن) اسلام پر عمل کرتے تھے اور روزانہ پانچوں وقت نمازیں ادا کرتے تھے انہوں نے خواب میں دیکھا تھا کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہم ہی کا روپ دھار لیا ہے۔ سوامی جی نے یہ بھی بتایا کہ انسانی زندگی میں دکھ زیادہ ہے مذہب پر عمل سے ہی اس دکھ کا مداوا ہوتا ہے۔

اس جلسہ کے اختتام پر جناب صدر جلسہ نے صدارتی تقریر میں فرمایا کہ یہ تقریب میرے لئے ایک عجیب تجربہ ثابت ہوئی ہے تمام مذاہب خدائے واحد اور مساوات انسانی کا اقرار کرتے ہیں اور ہمیں پیغمبروں کے نقش قدم پر چلنے میں مسابقت دکھانی چاہیئے۔

اختتام جلسہ کے بعد ساتھ کے کمرہ میں جماعت کی طرف سے محترم شہزادہ پرویز صاحب نے دعوت طعام کا انتظام کیا ہوا تھا۔ جس میں جناب مکرجی صاحب تمام مقررین مع جماعت کے بعض احباب کے شریک ہوئے۔

جلسہ مذکورہ بالا اور تربیتی جلسہ میں شمولیت کیلئے ضلع مرشد آباد کی جماعتوں ابراہیم پور انگار پورہ، کبیر پور، کیتھ، تانگرام اور لاٹے گرام اور ضلع ۲۴ پرگنہ کی جماعتوں کبیرہ اور ڈائمنڈ ہاربر کے ایک صد احمدیوں نے شرکت کی اور مسجد احمدیہ واقع ۱۰۸ نیو پارک سٹریٹ کلکتہ ۱۷ میں ان کا قیام رہا۔ ان کی اکثریت قریب میں داخل سلسلہ ہوئی ہے۔ ان کے سہ روزہ قیام میں اخوت کا منظر نہایت ایمان افروز تھا۔ ان کا وقت درس قرآن، تلاوت، نمازوں اور نوافل اور ذکر الٰہی میں گزرتا تھا۔ جماعت کلکتہ کی طرف سے ان کی مہمان نوازی کے لئے احمدیہ مشن میں ہی لنگر کا مستقل انتظام کیا گیا تھا۔ شہر کلکتہ کے انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کے مقابلے تلاوت قرآن، نظم خوانی وغیرہ کے پہلے ہو چکے تھے۔ بنگال کے مذکورہ بالا جماعتوں کی ان مجالس کے مقابلے ۲۸ نومبر کو مسجد احمدیہ میں مشفقی محمد ظفر مبلغ انچارج کی صدارت میں ہوئے۔ مکرم ماسٹر شریف الحق صاحب ایم اے، مکرم مولوی عبد المطلب صاحب درویش (مبلغ) و مکرم نور الاسلام صاحب (مبلغ) نے ججوں کے فرائض سرانجام دیئے۔

آخری تربیتی اجلاس خاکسار (ملک صلاح الدین) کی زیر صدارت شروع ہوا تلاوت و نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی، مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی اور مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر (مبلغ بہار) کی تربیتی مفید اور مؤثر تقریریں ہوئیں۔ پھر مکرم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب ریڈر عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد نے معلومات افزا تقریر "اسلام اور سائنس" کے عنوان پر اور مکرم سید عبد الباقی صاحب (ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بجنگ صاحب گنج بہار) کی مفید تقریر "عذاب الٰہی کے بواعث" پر ہوئی۔

مذکورہ بالا مقابلوں میں اول۔ دوم اور سوم آنے والے افراد میں بکثرت انعامات جناب سید فضل احمد صاحب کے ذریعہ تقسیم کر دیئے گئے انعام حاصل کرنے والا آپ سے مصافحہ کرتا اور انعام لینے پر احباب تبارک اللہ کہتے۔

جماعت احمدیہ کلکتہ کی طرف سے ایک نہایت مفید سوونیر شائع کیا گیا ہے جو ہندوستان کا اولین سوونیر ہے اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے اولین حالیہ دورہ امریکہ و کینیڈا کی تصاویر بھی پیش کی گئی ہیں اس کے بیالیس مضامین سے تین درجن سے زیادہ مضامین کا ترجمہ محترم امیر صاحب اور محترم جگو صاحب نے خود کیا یا بعض افراد سے کروایا۔ دونوں متواتر چار راتیں فجر تک کام کرتے رہے۔ وقت تھوڑا تھا اور کام بے حد تھا۔ پھر بعض اور شدید عوارض بھی پیدا ہو گئے جن کے رفع کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضور تمام جماعت سے التجا کی رہی۔ بالآخر وہ عوارض تھوڑی دقتوں میں دور ہو گئے اور آخری دو دنوں میں ہی ان کا کام تکمیل پذیر ہوا۔ چونکہ سوونیر کے آخر پر کیلنڈروں وغیرہ کی اشاعت کے کاموں میں اچھی چھپائی پر خاص صرف ہوئے ہیں اس لئے بھی مشکل آن پڑی تھی۔ جو بعد از محترم شرافت احمد خان صاحب کے ذاتی اثر و رسوخ سے حل ہو گئی۔

اس اجلاس کے آخر پر اس سوونیر کا اجراء کی کاروائی عمل میں آئی۔ یعنی محترم امیر صاحب کی ہدایت پر مرزا عبد الحمید صاحب تاجر سکریٹری مالیہ نے مکرم شہزادہ پرویز صاحب کے ہمراہ تمام پیکٹ کر کے سپرنٹنڈنٹ صاحب ۔۔ پیکٹ جناب سید فضل احمد صاحب کی خدمت میں پیش کیا سید صاحب نے پیکٹ تیار کر کے کھول کر اس کا پہلا نسخہ صدر جلسہ کو پیش کیا اور دیگر تمام نسخے محترم امیر صاحب جماعت کے سپرد کر دئے۔ اس کے بعد محترم امیر صاحب نے اس حیثیت میں تمام احباب کا شکریہ ادا کیا اور اجتماعی دعا پر اجلاس ختم ہوا۔

باہر سے آمدہ بعض احباب کے ذمہ بھی بعض خدمات سپرد رہیں۔ خاکسار کے ذمہ برائے بدر رپورٹ تیار کرنا تھا۔ اس خاطر کہ دیگر جماعتوں میں جذبہ مسابقت پیدا ہو خاکسار باہر سے آنے والے احباب کا یہ تاثر پیش کرتا ہے کہ جلسہ و سوونیر وغیرہ کے انتظامات میں مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ اور تمام جماعت کلکتہ نے بشاشت اور انشراح صدر سے اپنے مفوضہ فرائض ادا کئے ہیں اور سوونیر اور جلسہ اور مہمان نوازی کے لئے روپیہ فراہم کرنے وغیرہ میں محترم سید نور عالم صاحب امیر جماعت احمدیہ سے کامل تعاون کیا۔

محترم امیر صاحب نے بھی سلسلہ کے ان کاموں کی سرانجام دہی کے لئے دن رات محنت کی فجزاھم اللہ احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ ان مساعی کو ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

رام کرشن مشن کلکتہ میں ایک احمدی فاضل کی تقریر

مرکز قادیان سے محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی (سابق مبلغ انچارج کلکتہ) جلسہ پیشوایان مذاہب میں شمولیت کے لئے تشریف لائے تھے ان کی آمد کی اطلاع مکرم محمد علی احمد صاحب کے ذریعہ ہونے پر کلکتہ کے رام کرشن مشن انسٹی ٹیوٹ آف کلچر کے منتظمین نے مولانا صاحب کو ۲۶ نومبر کو اپنے ہال میں تقریر کرنے کے لئے مدعو کیا آپ نے اچھی قریباً پون گھنٹہ تقریر میں قرآن مجید کی تعلیم کی روشنی میں بتایا کہ اللہ تعالیٰ ہر قوم کی ہدایت کے لئے نبی بھیجتا رہا ہے اور اس تعلیم کی روشنی میں ہم حضرات کرشن جی، زرتشت، بدھ اور رام چندر جی علیہم السلام کو پیغمبر تسلیم کرتے ہیں۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ تمام انبیاء کی بنیادی تعلیم ایک ہی ہے چنانچہ گیتا کے شلوک پڑھ کر بتایا کہ یہی بنیادی تعلیم حضرت کرشن جی نے دی ہے۔

ایک غیر مسلم مقرر کی زبان سے گیتا کے شلوک سن کر غیر مسلم سامعین بہت مسرور ہوئے اور صاحب صدر نے اپنی صدارتی تقریر میں اس تقریر پر خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ میں نے پہلی بار ایسی تقریر سنی ہے اور ایسی تقریریں ملک میں اتحاد و یکجہتی کو بڑھاوا دینے والی ہیں اور بہت مفید ہیں اور ہوتی رہنی چاہئیں (خاکسار۔ ملک صلاح الدین ایم اے)

بیرنگ کالج بٹالہ میں منعقدہ سیمینار میں

جماعت احمدیہ کے وفد کی شرکت

بٹالہ کے بیرنگ یونین کرسچین کالج میں "کرسچین انسٹی ٹیوٹ آف سکھ سٹڈیز" بہت سالوں سے قائم ہے جس کے زیر اہتمام ہر سال بہت مفید عنوانات پر سیمینار منعقد ہوتے ہیں۔ اس دفعہ ۳ تا ۵ دسمبر منعقدہ سیمینار کا موضوع "مذاہب اور مارکسزم" تھا محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ اس میں مدعو تھے۔ لیکن آپ مصروفیت کے باعث شمولیت نہ فرما سکے۔ اور خاکسار حسب ہدایت اس میں مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز، مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب، مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر سمیت شریک ہوا۔ یہ سیمینار بہت اہمیت کا حامل تھا۔ چنانچہ جینیوا کی ورلڈ کونسل آف چرچز کے DIALOGUE WITH MEN OF LIVING FAITH AND IDEOLOGIES.

کے ڈائرکٹر ڈاکٹر ایس۔ جے۔ سمرتھا، مسٹر کے۔ آر۔ پلنا ڈائرکٹر سکول آف مارکسسٹ سٹڈیز چنڈیگڑھ اور ڈاکٹر جے۔ ایس صاحب آہلووالیہ سیکرٹری پنجاب سکول ایجوکیشن چنڈیگڑھ وغیرہم بلند پایہ شخصیات نے اس میں شرکت کی۔ اور مارکسزم کے بارے میں پنجاب کے اکثریتی مذاہب اسلام، ہندومت، سکھ ازم اور مسیحیت کی تعلیم کی روشنی میں مضامین پڑھے یا تقریریں کیں۔

اس کالج کے پرنسپل ڈاکٹر ڈی۔ ایل رنگیاں صاحب اور اس انسٹی ٹیوٹ کے ڈائرکٹر پروفیسر کلیرنس او۔ میکملن کے افتتاحی خطابات کے بعد ڈاکٹر سمرتھا صاحب نے اپنے عمومی خطاب میں بتایا کہ اب اس امر کا جائزہ لیا جا رہا ہے کہ مذاہب کن کن امور میں قریب ہیں۔ اور ان کے قرب کی باتوں کو نمایاں طور پر سامنے لایا جائے۔ چنانچہ بطور ڈائرکٹر میرے سپرد یہی کام ہے۔ اور اس بارے میں مکالمات (نہ کہ مناظرات) تیار کئے جاتے ہیں۔ میں نے الجزائر لیبیا اور انڈونیشیا وغیرہ بہت سے ممالک کا دورہ کیا ہے اور قریب میں ایبین سے ہو کر آیا ہوں۔

ہر مذہب کی طرف سے دو دو مفصل مضامین پڑھے گئے۔ ہر مضمون کے بعد حاضرین کو سوالات کا موقعہ دیا جاتا تھا اور مضمون پڑھنے والے جواب دیتے تھے۔ اور پھر اس مذہب والے چند افراد کا پینل مقرر ہوتا تھا اور ان میں سے ایک یا دو فرد اپنے مذہب کا مضمون سناتے یا تقریر کرتے تھے۔ اس پر بھی کئی سوال و جواب کا موقعہ دیا جاتا تھا۔ اسی طرح ہر ایک مذہب کے نظریہ کی پوری وضاحت سامنے آجاتی تھی۔

"اسلام اور مارکسزم" کے بارے میں محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز (ناظر بیت المال) کا تیار کردہ مفصل مضمون محترم حکیم محمد دین صاحب (سابق مبلغ بمبئی وغیرہ) نے پڑھا۔ ایک پروفیسر اور ڈائرکٹر پروفیسر میکملن صاحب نے اس مضمون کی تعریف کی کہ اسلام کے نظریہ کے بارے میں یہ مضمون حقیقۃً واضح ہے۔ ہر مضمون کی طرح سوالات کی بوچھاڑ ہوئی جن کے جواب حکیم صاحب نے قابلیت سے دئے اور ڈائرکٹر صاحب نے کہا کہ بہت دانشمندی سے آپ نے جواب پیش کئے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ اسلام نے دورِ اوّل میں کس طرح چند سال کے اندر پسماندہ طبقہ کی کایا پلٹ کر رکھ دی۔ اسلام بعد میں زوال پذیر ہوا۔ اس کے زوال پذیر ہونے اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے ذریعہ ترقی پذیر ہونے کی پیشگوئیاں موجود ہیں۔ احمدیت کے روپ میں اسلام بہت ترقی کریگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کو اللہ تعالےٰ نے موجودہ مارکسسٹ نظام کے قیام سے پہلے بتا دیا تھا کہ روس میں احمدیت کے ماننے والے ریت کے ذرّوں کی طرح کثرت سے ہو جائیں گے۔ اور ہم ہرگز مایوس نہیں اور پوری طرح پُر یقین ہیں۔ اور جن مذاہب والوں کو مارکسزم کی موجودہ ترقی سے گھبراہٹ ہے وہ اپنے مذاہب پر غور کریں اور ان بواعث پر غور کریں۔ بحمد اللہ حاضرین نے "اسلام کا اقتصادی نظام" (انگریزی) و دیگر لٹریچر ہاتھوں ہاتھ لیا اور مزید طلب کیا۔ سیمینار میں سوالات سے یہ خوشکن بات سامنے آئی۔ کہ نوجوان تعلیم یافتہ غیر مسلم طبقہ کو اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنے کا بہت اشتیاق ہے اور یہ نوجوان اپنے طور پر اس کا مطالعہ کرتے ہیں۔

اس سیمینار میں جامعہ ملّیہ اسلامیہ نئی دہلی کے پروفیسر انگلش مسٹر ... صاحب معوذ نیم۔ اے نے بھی "اسلام اور مارکسزم" کے بارے میں اپنا مفید مضمون سنایا تھا۔ آپ قادیان بھی تشریف لائے اور صیغہ جات سلسلہ اور مدرسہ تعلیم الاسلام کو دیکھا مدرسہ احمدیہ کے ہیڈ ماسٹر محترم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری کے ساتھ ہر کلاس میں جا کر اس کے نصاب کا جائزہ لیا ...

معلوم کر کے خوش ہوئے کہ کیرالہ، اڑیسہ، کشمیر وغیرہ دُور دُور کے علاقوں سے خدمت دین کے جذبہ سے احباب اپنے جگر گوشوں کو مرکز میں بھجواتے ہیں۔ آپ شعبہ نشر و اشاعت کے میوزیم کو دیکھ کر اور مختلف موضوعات پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سے طویل ملاقات میں گفتگو کر کے اور اشاعت اسلام کے بارے میں منظم نظام دیکھ کر بہت محظوظ ہوئے۔ آپ نے مرکزی لائبریری میں حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی تصانیف اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تفسیر کبیر کی جلدوں کو خاص طور پر دیکھا۔

خاکسار۔ ملک صلاح الدین ایم۔ اے
وکیل المال تحریک جدید قادیان۔

قادیان میں شادی کی ایک تقریب

مورخہ ۲۵/۱۱ کو مکرم مبارک احمد صاحب ابن مکرم شریف احمد صاحب شیخوپوری درویش کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ اس سے قبل ان کا نکاح عزیزہ بشریٰ صادقہ صاحبہ چیمہ بنت مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ درویش کے ساتھ ہو چکا تھا۔

چنانچہ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے تلاوت و نظم کے بعد اجتماعی دُعا کرائی۔ اس کے بعد درویشان کی کثیر تعداد برات کی صورت میں مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ کے مکان پر تشریف لے گئی جہاں دوبارہ تلاوت و نظم کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دُعا کرائی۔

مورخہ ۲۶/۱۱ کو مکرم شریف احمد صاحب شیخوپوری درویش نے ... کے قریب احباب و مستورات کو اپنے مکان پر مدعو کر کے دعوتِ ولیمہ دی۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ بھی مع اہل و عیال شریک ہوئے۔

اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعث برکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔ (ایڈیٹر بدر)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ مکرم محمود احمد صاحب سورب کی شادی ہوئے تقریباً پندرہ سال کا عرصہ ہو گیا ہے۔ تاحال اولاد کی نعمت سے محروم ہیں۔ موصوف درویشان کرام اور احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ دُعا فرمائیں اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے انہیں اولاد کی نعمت سے متمتع فرمائے۔ آمین نیز اپنے کاروبار کی ترقی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ موصوف نے ۲۵/- روپے درویش فنڈ میں عنایت فرمائے ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

۲۔ مکرم حاجی جمال الدین صاحب ساگر کی چھ لڑکیاں ہیں۔ موصوف نرینہ اولاد کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ احباب جماعت دُعا فرمادیں اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے موصوف کو نیک صالح اور لمبی عمر پانے والا لڑکا عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار۔ فیض احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ شیموگہ۔

۳۔ امسال یہاں بارش نہ ہونے کی وجہ سے دھان کی فصل میں نقصان ہو رہا ہے۔ یہ نقصان صرف کیرنگ میں ہی نہیں بلکہ سارا اڑیسہ ہی محسوس کر رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کیرنگ میں نماز استسقاء اور نماز تہجد جاری ہے۔ ایک بکرا صدقہ دیا گیا اور غرباء میں کھانا بھی تقسیم کیا گیا۔

درویش فنڈ میں مبلغ ۲۷۵/- روپے بغرض دُعا ارسال کئے گئے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ خدا تعالےٰ خاص فضل فرمائے۔ آمین

خاکسار۔ عبد المطلب خان
صدر جماعت احمدیہ کیرنگ

موسی بنی مائنز میں جماعت احمدیہ کا دو روزہ کامیاب جلسہ

(رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ بھاگلپور (بہار)

جمشید پور میں جماعت احمدیہ کی کانفرنس ختم ہونے کے بعد علماء کرام موسی بنی مائنز کے جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ مورخہ ۲۱ر نبوت (نومبر) کو بعد نماز ظہر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے گوردوارہ موسی بنی مائنز میں ایک گھنٹہ گورو نانک رح کی سیرت پر تقریر فرمائی۔ اس کا اچھا اثر سامعین پر ہوا۔

پہلا اجلاس

مورخہ ۲۲ر نبوت کو زیر صدارت مسٹر این بنیرجی مسجد احمدیہ کے باہر کھلے صحن میں جلسہ کی کاروائی شروع ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے ان اجلاسات کے انعقاد کی غرض و غایت بیان فرمائی۔

سیرت حضرت مسیح موعودؑ

اس موضوع پر خاکسار محمد حمید کوثر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے تقریر کی۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں سیرت حضرت مسیح موعودؑ کے ان پہلوؤں کو واضح کیا۔ "حضرت مسیح موعودؑ کی اللہ سے محبت" "آپؑ کا آنحضرت صلعم سے بےنظیر عشق" آپؑ کا دشمنوں سے احسان کا سلوک" سلسلہ احمدیہ کی ترقی کی بشارات" آخر میں یہ بتا کر اپنی تقریر کو ختم کیا کہ جس طرح سابقہ انبیاء کی مخالفت ہوئی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ کی بھی مخالفت ہوئی اور اب بھی جماعت احمدیہ کی مخالفت ہو رہی ہے جو اس کی صداقت کی دلیل ہے۔

ہندو مسلم اتحاد

اس موضوع کے تحت محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے تقریر فرمائی آپ نے اپنی تقریر کی ابتداء گیتا کے شلوک سے کی۔ اور مذہب کی تعریف ہندی۔ عربی میں بتائی کہ مذہب کے معنی راستے کے ہیں۔ مطلب یہ کہ ایسے راستے پر چلنا جس پر چل کر انسان خدا تک پہنچ جائے۔ فاضل مقرر نے بتایا کہ تمام مذاہب خواہ وہ ہندوازم ہو یا عیسائیت ہو یا اسلام ہو۔ بنیادی طور پر سب کو توحید کی تعلیم دی گئی۔ اور یہی وہ نقطہ مرکزی ہے۔ جس پر تمام مذاہب متحد ہو سکتے ہیں۔ یہ بات حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے دنیا کے سامنے رکھی۔ اور اہل مذاہب میں اتحاد کی بنیاد رکھی۔

آپ نے بتایا اختلافات صرف اس وجہ سے ہیں کہ ہندو مذہب کی کتب سنسکرت میں ہیں۔ اور مسلمانوں کی کتب عربی میں ہیں۔ عوام زبانوں سے عدم واقفیت کی وجہ سے یہ سمجھتے ہیں کہ دونوں میں بہت اختلاف ہے۔ حالانکہ ایسا ہرگز نہیں۔ آپ نے مدلل بحث اس موضوع پر فرمائی۔

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اس موضوع پر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ باوجود اس کے کہ انسان چاند اور مریخ پر اپنی کمندیں پھینک رہا ہے۔ اور مادیت کے عروج پر پہنچ گیا ہے مگر شانتی اور امن اُسے نہیں مل رہا ہے۔ جس کی تلاش کے لئے روحِ انسانی ترس رہی ہے۔ آپ نے بتایا کہ یہ شانتی اور امن ان راستوں پر چل کر ہم کو مل سکتی ہے جو ہمارے رشیوں اور منیوں نے ہمیں بتائی ہیں۔ اسی مہاپرشوں میں سے ایک محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت میں آپ کے سامنے بیان کرونگا۔ آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان فرماتے ہوئے بتایا کہ حضور کو مکہ سے صرف اس وجہ سے نکال دیا کہ آپ توحید کی تعلیم دیتے تھے۔ مگر آپ نے فتح مکہ کے موقعہ پر اپنے ان دشمنوں کو معاف کر کے ایک طرف اپنے بے نظیر عفو کا نمونہ دکھلایا۔ اور دوسری طرف یہ واضح کر دیا کہ خدائے واحد کے مقابل پر ہر مخالف اور دشمن ناکام و نامراد رہتا ہے۔ فاضل مقرر کی یہ تقریر سامعین کے لئے ایک گھنٹہ تک دلچسپی کا باعث بنی رہی۔

صدر محترم کی اختتامی تقریر

صدرِ محترم بنیرجی صاحب نے بتایا کہ مجھے یہ سن کر انتہائی خوشی ہوئی ہے کہ جماعت احمدیہ جملہ رشیوں اور منیوں کی تعظیم کرتی ہے۔ انہوں جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا۔ محترم شریف احمد صاحب امینی نے قرآن کریم صاحب صدر کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کیا۔
آخر میں مہمانان کرام کی چائے سے تواضع کی گئی۔

دوسرا اجلاس

۲۳ر نبوت (نومبر) کو دوسرا اجلاس محترم ایس کے شرما صاحب کی زیر صدارت ساڑھے پانچ بجے شام شروع ہوا۔ مکرم مولوی عبد الحلیم صاحب کی تلاوت اور مکرم لطیف الرحمٰن صاحب کی نظم کے بعد سب سے پہلی تقریر مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے فرمائی۔ اس تقریر میں آپ نے اس اجلاس کی غرض و غایت بتلائی۔ آپ نے ایک مثال کے ذریعہ اس مقصد کی وضاحت فرمائی کہ جیسے ایک پھولوں کا ہار ہو۔ اس ہار میں ایک رام چندر جی۔ ایک کرشن جی۔ ایک عیسیٰ۔ ایک موسیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پھول ہو۔ اس اسٹیج کو اسی مقصد کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ کہ ان تمام پھولوں کی خوشبو سے حاضرین کو معطر کیا جائے۔ اور جماعت احمدیہ نے اس کا نام جلسہ "پیشوایان مذاہب" رکھا ہے۔

سیرت حضرت کرشن جی

اس موضوع پر راجندر پرشاد سنہا صاحب نے تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ بعض لوگ اس کج بحث میں پڑ گئے ہیں کہ شری کرشن تھے بھی یا نہیں۔ حالانکہ یہ کہنا کہ شری کرشن نام کی کوئی شخصیت اس دنیا میں نہیں آئی حقیقت پر پردہ ڈالنے کے مترادف ہے شری کرشن نے انسان کو خدا کا گیان دیا۔ وید اور گیتا کے شلوک پڑھ کر انہوں نے شری کرشن جی کی سیرت اور سوانح بیان فرمائے۔

سیرت حضرت بابا نانک رح

اس اجلاس کی تیسری تقریر سردار کرتار سنگھ صاحب نے فرمائی۔ آپ نے گورو نانک جی کا فلسفہ توحید بیان فرمایا۔ اور بتایا کہ گورو جی کی تعلیمات مساوات کی ہیں۔ اونچ نیچ اور چھوت چھات سے بالا ہیں۔ آپ نے گورو جی کی سیرت کے بعض واقعات سنا کر اپنی تقریر کو ختم فرمایا۔ اس تقریر کے بعد مکرم اشونی کمار صاحب نے اُڑیہ میں ایک نظم پڑھ کر سنائی۔

موعود اقوام عالم

اس عنوان پر مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں جملہ مذاہب کی کتب سے یہ ثابت کیا کہ یہ زمانہ ایک اوتار کا زمانہ ہے۔ جو کہ ضرورت اور وقت پر آگیا ہے۔ اس اندھکار کے زمانہ میں وہ یہ کہتا ہے کہ میں خدا کے ساتھ مخلوق کا تعلق دوبارہ قائم کروا سکتا ہے۔ فاضل مقرر نے بتایا کہ اگر انسان آنے والی ہولناک تباہی سے بچنا چاہتا ہے تو اسے اپنے پرمیشر سے اپنے تعلقات مضبوط کرنے چاہئیں۔ اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے۔ آپ نے اپنی تقریر کو گیتا۔ قرآن۔ اور گرنتھ صاحب کے حوالوں سے ٹھوس اور مدلل بنایا۔

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اس موضوع پر مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر کے شروع میں اس بات کی وضاحت فرمائی کہ ہمارے بارے میں عام مسلمان یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم مسلمان نہیں ہیں۔ یہ بالکل غلط بات ہے۔ ہر انسان کا مذہب وہی ہوتا ہے جس کا وہ دعویٰ کرتا ہے۔ آپ نے ان سربراہوں کا بھی ذکر کیا جو کہ اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں۔ مگر ان کی اخلاقی حالت بالکل گری ہوئی ہے۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بڑے ہی دلنشین اور احسن طریق سے بیان فرمائی۔

صدارتی ریمارکس

صدر محترم ایس کے شرما صاحب نے جو صدارتی ریمارکس دئے وہ اس طرح ہیں:۔
"مجھے جب اس جلسہ کی صدارت کے لئے کہا گیا تو میں بہت فکرمند ہوا کہ میں ہندو ہو کر مسلمانوں کے جلسہ کی صدارت کس طرح کر سکتا ہوں۔ میں نے یہ سوچا کہ میں تین گھنٹے بور ہونگا۔ مگر میرے یہ تین گھنٹے کیسے گذر گئے پتہ بھی نہ چلا۔ زندگی میں ایسے مواقعہ بہت کم آتے ہیں۔ آج میں نے یہ سمجھ لیا کہ جماعت احمدیہ نے اسلام کے مغز کو پکڑا ہوا ہے۔ اگر ساری دنیا بھی ان کو غیر مسلم کہے تو میں یہ بات ماننے کے لئے تیار نہیں بلکہ حقیقی اسلام یہی ہے۔ یہ جماعت ابھی ایک کروڑ ہے۔ بعد میں یہ کئی کروڑ ہو جائے گی۔"

اس صدارتی ریمارکس کے بعد قرآن مجید بطور ہدیہ صدر صاحب کی خدمت میں پیش کیا گیا۔
آخر میں سید رضوان احمد صاحب نے صدر صاحب کا مقررین حضرت کا۔ اور سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ جن کی وجہ سے یہ جلسہ کامیاب ہوا۔ بعد دعا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

نوٹ:۔ جماعت احمدیہ موسی بنی مائنز کے ہر دو اجلاس بفضلہ تعالےٰ کامیاب رہے۔ ان اجلاسوں کو کامیاب بنانے کے لئے خدام الاحمدیہ موسی بنی مائنز شیخ محمد ابراہیم صاحب موسی بنی مائنز نے بہت محنت اور کوشش سے کام کیا۔ مہمانوں کے طعام اور قیام کا احسن انتظام فرمایا۔ اللہ تعالےٰ اُن کو بہتر جزا عطا فرمائے۔ اور اس جلسہ کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین ﷺ

حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ذکر گرنتھ صاحب میں

سکھ حضرات سے دلچسپ گفتگو

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے علاقہ پونچھ میں خاکسار کی تقاریر عموماً گردواروں میں ہوتی ہی رہتی ہیں اور سکھ حضرات جب بھی کوئی خاص پروگرام اپنے گوردواروں میں منعقد کرتے ہیں تو احمدی مبلغ کو ضرور مدعو کرتے ہیں اور ہم بخوشی اُن کی دعوت کو قبول کرتے ہوئے بہتر رنگ میں "سکھ مسلم اتحاد" اسلامی تعلیمات گرنتھوں کی روشنی میں نیز امام مہدی علیہ السلام کا پیدا کردہ روحانی انقلاب وغیرہ کے موضوعات پر اظہارِ خیال کیا کرتے ہیں چنانچہ ان تقاریر کی وجہ سے ہمارا تبلیغی ماحول بھی کافی وسیع ہو گیا ہے۔ نیز سکھ حضرات بہت ہی پیار محبت سے پیش آتے ہیں۔

گذشتہ دنوں بعض سکھ حضرات سے دلچسپ گفتگو ہوئی جن میں اُن دوستوں نے خاکسار سے بہت سے سوالات کئے جن کا جواب گربانیوں کی روشنی میں دیا گیا۔

سوال:۔ آج انسان کو جس قسم کی پریشانیاں اور مصیبتیں نیز دکھ لاحق ہیں اس قدر گذشتہ تاریخ میں کسی وقت بھی پیش نہیں آئے اس کی وجہ کیا ہے؟

جواب:۔ اس کا جواب تو گربانی کے مطالعہ سے بالکل آسان ہو جاتا ہے۔ چنانچہ واضح رنگ میں آیا ہے کہ

"بِسر میسرتے بھولیاں دیاپن سبھے روگ"

یعنی جب انسان خدا تعالیٰ کو بھول جاتا ہے تو یہ عذاب گناہوں اور پاپوں کی وجہ سے نازل ہوتے ہیں آج اگر انسان خدا تعالیٰ کی آغوش میں آجائے تو تمام مصیبتیں ختم ہو جائیں نیز گربانی میں آتا ہے کہ گناہوں کی وجہ سے دُنیا میں جو اندھیرا اور اندھکار برپا ہوتا ہے اُس کو کوئی گرو ہی آکر دور کر سکتا ہے۔ جیسا کہ گرو جی نے فرمایا کہ

"جے سو چندا اُگو ہیے سورج چڑھے ہزار
اتے چانن ہو دیا گرُ بِن گھور اندھار"

یعنی اے انسان دُنیا میں جو گناہوں کے پیش نظر اندھیرا ہے اگر اس کو روشنی میں بدلنے کے لئے سَو چاند اور ایک ہزار سورج بھی چڑھ جائیں پھر بھی قبر کی طرح اندھیرا رہے گا سوائے گرو کے یعنی وہی اس اندھیرے کو روشنی میں بدل سکتا ہے۔

سوال:۔ دسم گرو کے بعد تو کسی قسم کا گرو نہیں آسکتا گربانی کے ذریعہ آپ ہماری راہنمائی کر سکتے ہیں؟

جواب:۔ گربانی میں آیا ہے کہ

"جب جب ہووت ارشٹ اُپارا
تب تب دے دھرت اوتارا"

یعنی جب دنیا میں پاپ پھیلتے ہیں اُسی وقت زمین میں اوتار آتے ہیں۔ کیا اس وقت پاپ دنیا میں نہیں پھیلے ہوئے۔ چنانچہ گربانی کے پیش نظر ان برائیوں کو دُور کرنے والا کوئی نہ کوئی اوتار آنا چاہیے۔

سوال:۔ اگر اوتار آنا چاہیے تو وہ کون ہے اور کیا گرو گرنتھ صاحب میں ایسے اوتار کا ذکر ہے۔؟

جواب:۔ جی ہاں سری گرو گرنتھ صاحب میں ایک سُدھارک کی پیش گوئی واضح رنگ میں آئی ہے۔ چنانچہ گرو نانک جی فرماتے ہیں کہ

"جیسی میں آوے کھسم کی بانی تیسڑا
کری گیان وے لالو۔ سرم دھرم دوئے
چھپ کھلوئے کوڑ پھرے پردھان وے
لالو۔ قاضیاں بامناں کی گل تھکی
اگد پڑھے شیطان وے لالو مسلمانیاں
پڑھے کیتباں کسٹ میں کرے خدائے
وے لالو۔ جات سناتی ہور ہندوانیاں
ایہہ بھی لیکھے لائے وے لالو۔ خون
کے سوہلے گاویئے نانک رت کا
کونگ پائیے وے لالو۔ صاحب
کے گُن نانک گاوے ماس پُری
وچ آکھ مسولا۔ جن اُپائی رنگ
روائی بیٹھا دیکھے وکھ اکیلا۔ سچا
سو صاحب سچ تپاوس سچڑا نیاؤ
کریگ مسولا۔ کایا کپڑ ٹُک ٹُک ہو
سی ہندوستان سمالسی بولا۔
آون اٹھترے جان ستانوے ہور بھی
اُٹھسی مرد کا چیلا۔
سچ کی بانی نانک آکھے سچ سُنائیسی
سچ کی بیلا"

(تلنگ محلہ پہلا صفحہ ۷۲۳)

اس پیشگوئی میں سری گرو نانک جی فرماتے یہ وہ الفاظ ہیں جو میں خود نہیں کہہ رہا بلکہ خدا جو مجھے بتا رہا ہے وہ میں آپ تک پہنچا دیتا ہوں اور تم لوگ اس کے پیچھے پیچھے چلتے جانا نیز اس پیشگوئی میں دو انقلابوں کا ذکر ہے۔ یعنی ایک انقلاب وہ ہے جس کا تعلق مغل بادشاہوں سے ہے کہ اُن کی بادشاہت ہندوستان میں قائم ہوگی اور ساتھ ہی اُس بادشاہت کے اختتام کا ذکر ہے۔ یعنی "آون اٹھترے جان ستانوے" جو پہلا انقلاب ہے وہ مغلوں کے ذریعہ پندراں سو اٹھتر ۱۵۷۸ء میں آیا اور ستارہ سو ستانویں ۱۷۹۷ء میں ختم ہو گیا۔ یہ پیشگوئی پوری ہو چکی ہے۔ (یہاں تک جو تشریح خاکسار نے کی ہے اس کو سکھ ودوان بھی درست سمجھتے ہیں) نیز ساتھ ہی فرمایا کہ اگرچہ مغلوں کا راج ختم ہو جائیگا لیکن "ہور بھی اُٹھسی مرد کا چیلا" یعنی پھر ایک مرد کا چیلا کھڑا ہو گا اور ساتھ فرما دیا کہ یہ جو بات خدا نے بتائی ہے یہ سچ ہے یہ ضرور ہو کر رہے گی۔ اب غور طلب مسئلہ یہ ہے کہ مرد کے چیلے والی پیشگوئی کو مغلوں کی بادشاہت کے آغاز اور اختتام کے ساتھ بیان ہونا خالی از مصلحت نہیں ہو سکتا۔ دراصل اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ جو مرد کا چیلا ہے وہ بھی مغل ہو گا کیونکہ اس میں لفظ ہور بھی واضح طور پر بیان کر رہا ہے کہ اُنہی یعنی مغلوں سے ہی مرد کا چیلا اُٹھے گا اور خدا تعالیٰ نے وہ پیشگوئی حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کے رنگ میں پوری کی ہے کیونکہ آپ مذکورہ پیش گوئی کے عین مطابق مغل بھی ہیں اور اس زمانہ کے سُدھارک بھی۔

سوال:۔ آپ نے جو تشریح کی ہے اُس کے پہلے حصہ سے تو سکھ ودوانوں کو بھی اتفاق ہے کہ یہ پیشگوئی مغلوں کی بادشاہت کے آغاز اور اختتام سے متعلق ہے جو پوری ہوئی جو دوسرے حصہ کی تشریح مرزا صاحب (علیہ السلام) سے متعلق آپ نے کی ہے اس سے ہمیں اتفاق نہیں کیونکہ اس سے مُغل ہونا ثابت نہیں ہوتا گو مرد کے چیلے کے آنے کا ثابت ہے۔ لیکن آیا وہ مغل ہوگا اس بارہ میں کچھ نہیں کہا جاسکتا؟

جواب:۔ اگر آپ محض اس وجہ سے شک میں پڑ گئے ہیں کہ آنے والا سُدھارک کیا مغل ہوگا یا کسی اور قوم سے تو میں آپ کے اس شک کو گربانی سے رفع کر دیتا ہوں تاکہ کسی قسم کے شک کی گنجائش نہ رہے چنانچہ حضرت گرو گوبند سنگھ جی مہاراج نے فرمایا ہے۔

"جگ ایس ریت چلائے۔ سرا تر پتر پھرائے
سب لوک آپن مان۔ ترآکھ اور نا آن
نہ کال پُرکھ جپنت۔ نہہ دیو جاپنت۔
تب کال دیو رسائے۔ اک اور پُرکھ بنائے
رچیا س مہدی میر۔ ریوپنت ہاتھ ہمیر"

اِتی سری بچتر ناٹک گرنتھ چتر بیسواں اوتار برنن سماپت دسم گرنتھ صفحہ ۵۲۹

خلاصہ اس پیشگوئی کا یہ ہے کہ دُنیا میں ظلم و تشدد پھیل جائیں گے اور لوگ خدا تعالیٰ کی عبادت کو بھول جائیں گے اُس وقت خدا تعالیٰ ایک آدمی کو مبعوث کریگا جو "مہدی میر" ہو گا یعنی جو آنے والا سُدھارک ہے ایک تو وہ اُس زمانے کا مہدی کہلائے گا اور ساتھ ہی بیان فرمادیا کہ وہ "میر" یعنی مغل ہو گا کیونکہ بابر کو بھی بابر میر کہا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کا ایک تو دعویٰ مہدی علیہ السلام کا ہے اور پھر آپ مغل بھی ہیں اب تو کسی قسم کی شک کی گنجائش نہیں رہی۔

یہ گفتگو ڈیڑھ گھنٹہ تک بڑے ہی پُرامن ماحول میں ہوئی۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس زمانہ کے لوگوں کو اس زمانے کے سُدھارک کو پہچاننے کی توفیق دے۔ آمین۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام "سہیل احمد" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود کے نیک خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار نے اس خوشی میں مبلغ ۵/ روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کئے ہیں۔

خاکسار۔ کے شفیق تیماپوری۔

درخواستِ دُعا

خاکسار کے گھر سے اطلاع آئی ہے کہ والدہ صاحبہ پچھلے کئی دنوں سے سخت بیمار چلی آرہی ہیں۔ نیز خاکسار کا بھائی اور چھوٹی بہنوں کی صحت و سلامتی کے لئے احباب کرام سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ سید وسیم احمد مجیب تنیر تیماپوری متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے کامیاب دورہ امریکہ کینیڈا اور یورپ کے تعلق سے

اپنے آقا کی خدمت میں ایک خادم سلسلہ کے دلی تاثرات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے ماہ اگست میں جو امریکہ، کینیڈا اور یورپ کا کامیاب تبلیغی دورہ فرمایا اس کے بارہ میں محترم مکرم سید شریف احمد صاحب آف منصوری مقیم کینیڈا نے اپنے ایک عریضہ بحضور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ میں اپنے دلی تاثرات کا اظہار کیا ہے۔ جسے افادہ احباب کی خاطر ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر بدر)

۲۹ر اخاء ۱۳۵۵ ہش

پیارے حضور!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

ہر سال اکتوبر کے مہینے میں میرے پاس دفتر کا بہت زیادہ کام ہو جاتا ہے۔ روزانہ تقریباً ۱۲ گھنٹے اور مہینے کے پورے ۳۱ دن کام کرنا پڑتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ابھی تک ہمت اور صحت دی ہے اور یہ وقت گزر جاتا ہے۔ اس مصروفیت کی وجہ سے پھر ذاتی خطوط لکھنے کی ہمت نہیں رہتی اور نہ ہی یہاں دوستوں سے ملاقات اور تبلیغ کے لئے وقت ملتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ کل میرا تمام کام اچھی طرح پورا ہو گیا اور کل ہی ہماری کینیڈا جماعت کے شائع شدہ احمدیہ گزٹ سے معلوم ہوا کہ حضور بمعہ افراد قافلہ ۷ر اکتوبر کو امریکہ کینیڈا اور یورپ کے کامیاب دورہ کے بعد واپس ربوہ تشریف لے گئے ہیں۔ خدا کرے کہ حضور کا یہ دورہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے بہت ہی ممد ثابت ہو۔ اور دنیا میں بہت ہی جلد امن و امان اور پیار و محبت قائم ہو جائے۔ اور یہ دنیا جو اتنی تیزی سے تباہی کی طرف بڑھ رہی ہے۔ ٹھوکر کھانے سے پہلے ہی سنبھل جائے۔ آمین ثم آمین۔

حضور سے ملاقات اور چند روز حضور کے ساتھ رہنے سے جو خوشی اور سکون ملا ہے وہ بیان سے باہر ہے۔ اس کا اثر ان سب دوستوں پر ہے جنہیں حضور سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ پچھلے ۳۰ سالوں میں مَیں چونکہ دنیا کے مختلف ممالک میں گھومتا رہا ہوں اس دوران میں میری حضور سے پہلی ملاقات ہوئی ہے۔ حضور کی شفقت اور پیار کا دل پر اتنا اثر ہے کہ خواہش ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ آئندہ حضور سے ملاقات کے جلد جلد اور زیادہ عرصہ کے لئے مواقع پیدا کرتا رہے۔ آمین۔

مجھے یقین ہے کہ تمام بچپن اور شروع جوانی کی عمر قادیان میں رہے۔ فرشتہ صورت وسیرت بزرگوں کی صحبت اور شفقت پانے کی برکت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تمام خواہشات بہت شاندار طریقوں پر پوری کی ہیں۔ خدا کرے کہ آئندہ بھی اسی کا فضل شامل حال رہے ہم سب کا خاتمہ بالخیر ہو۔ اور اللہ تعالیٰ مجھے میری بیوی اور بچوں کو ہمارے بزرگوں اور نانا اور دادا صاحبان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

اللہ تعالیٰ حضور تمام احمدیوں اور دنیا کے تمام انسانوں کا ہمیشہ ہی حافظ و ناصر رہے۔ آمین ثم آمین۔

والسّلام۔ خاکسار

سید شریف احمد

آف منصوری۔

اخبار قادیان

★ مورخہ ۱۲/۲/۷۶ اور مورخہ ۱۲/۳/۷۶ کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ افسر جلسہ سالانہ کی زیر نگرانی جنرل وقار عمل منایا گیا۔

★ عزیز مبارک احمد صاحب ابن مکرم حکمت اللہ صاحب تاحال مکمل طور پر صحتیاب نہیں ہوئے۔ کمزوری ابھی بہت ہے اور تکلیف بھی زیادہ ہے۔ احباب جماعت دُعائے صحت فرمائیں۔

★ مکرم محمد سلیمان صاحب بہاری کے لڑکے کی گرنے سے بازو ٹوٹ گئی ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں۔

درخواست دُعا

خاکسار کے چچا سید اعتصام الدین صاحب کی آنکھوں کا اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب جماعت اُن کے اپریشن کی کامیابی کے لئے نیز والدہ صاحبہ کی صحت و سلامتی اور لمبی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار۔ سید قیام الدین متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

خدام الاحمدیہ کٹک کا تبلیغی کیمپ

اُڑیسہ میں ہندو بھائیوں کا ایک بہت بڑا تہوار بالی جاترا کے نام سے مشہور ہے جس میں ہر سال کٹک میں میلہ لگتا ہے۔ اس میلہ میں تقریباً دو لاکھ کے قریب صوبہ اُڑیسہ کے تمام اضلاع اور مختلف صوبہ جات سے کافی تعداد میں لوگ خرید و فروخت نیز ٹھاکر درشن کے لئے آتے ہیں۔ اس موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے خدام الاحمدیہ کٹک نے صدر جماعت اور انچارج مبلغ صاحب اور احباب جماعت کے مشورہ سے محترم انچارج مبلغ صاحب کی زیر نگرانی کرایہ پر زمین لے کر ایک تبلیغی کیمپ اور بک اسٹال لگایا۔ موسم خوشگوار ہونے کی وجہ سے یہ میلہ چار روز کی بجائے چھ روز تک لگا رہا۔ خدا کے فضل سے خدام نے اپنے بزرگوں کی معیت میں دن رات تبلیغی امور سرانجام دیئے اور کافی تعداد میں ٹریکٹ اور لٹریچر مفت تقسیم کیا اور فروخت بھی کیا۔ کئی اعلیٰ تعلیم یافتہ غیر احمدی حضرات عیسائی اور ہندو سکھ صاحبان سے تبادلہ خیالات بھی ہوتا رہا بفضلہ تعالیٰ لوگوں پر اچھا اثر پڑا۔ بہت سے لوگوں نے کافی تعداد میں سلسلہ کا لٹریچر اور انگریزی قرآن مجید قیمتاً خریدا۔

اس موقع پر ہم اپنے مبلغ صاحب صدر جماعت نیز بزرگوں کے تہہ دل سے مشکور ہیں کہ انہوں نے ہر رنگ میں ہم سے تعاون کیا۔

تبلیغی امور سرانجام دینے کی غرض سے مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ سونگھڑہ اور جنرل سکریٹری صاحب سونگھڑہ نے بھی تعاون کیا۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔

معزز زائرین اور تبادلہ خیالات کرنے والے دوستوں کی چائے سے بھی تواضع کی گئی۔

احباب سے درخواست ہے کہ دُعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں احسن رنگ میں خدمت دین کی توفیق عطا کرے اور ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین۔

خاکسار۔ عبد الباسط خان

قائد مجلس خدام الاحمدیہ کٹک (اُڑیسہ)

دُعائے مغفرت

مجھے اپنے گاؤں چک $\frac{۳۶۶}{\text{W.B}}$ ضلع ملتان سے یہ افسوسناک اطلاع ملی ہے کہ مورخہ ۷ر نومبر کی شب تین بجے ہمارے چچا محترم چوہدری قاسم علی صاحب وفات پا گئے۔ اِنّا لِلّٰہ وانّا الیہ راجعون۔

ہمارے وسیع خاندان میں بہت کم افراد نے احمدیت کو قبول کیا۔ ۱۹۱۳ء میں میرے والد محترم چوہدری نور محمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔ ان کے ساتھ ہی ہمارے یہ مرحوم چچا اور ایک کسی قدر دور کے چچا نے بھی بیعت کر لی۔ اس کے علاوہ چند سال قبل ہمارے ایک کافی دور کے چچا زاد بھائی نے بیعت کی۔ ان ابتدائی احمدیوں میں میرے والد صاحب نے دسمبر ۱۹۴۷ء میں وفات پائی اور ہمارے چچا اب اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ دوسرے چچا جو کسی قدر دور کے ہیں وہ بفضلہ حیات ہیں۔ لیکن بینائی نہیں رہی۔ یہ سب خود بھی بڑے مخلص اور ان کی اولاد میں بھی خدا کے فضل سے مخلص احمدی ہیں۔ اولاد کی اولاد بھی ماشاءاللہ بہت اچھا نمونہ احمدیت کا ہے۔

چچا صاحب مرحوم اپنے بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے اور سب سے لمبی عمر یعنی قریباً ۸۵ سال پائی۔ ان کے ایک پوتے عزیز منیر احمد بی ایس سی بی ایڈ اس وقت مغربی افریقہ کے ملک سیرالیون میں بو مقام پر ہائر سکنڈری سکول میں خدمت بجا لا رہا ہے۔ چچا صاحب مرحوم کی وفات بڑھاپے کی کمزوری سے ہوئی کوئی عارضہ نہ تھا۔ بینائی آخر تک قائم رہی۔ بڑے ہنس مکھ اور پیار کرنے والے تھے۔ میری آخری ملاقات چھ سال قبل ہوئی تھی۔ مجھے مل کر بہت ہی خوشی محسوس کیا کرتے تھے۔ ہر سال جلسہ سالانہ میں بڑی عقیدت سے شریک ہوتے۔ اور تقاریر کا کوئی بھی وقت ضائع نہ کرتے۔ اپنے بچھڑے بھائیوں کو جو ضلع لائل پور میں آباد ہیں سے جلسہ سالانہ سے واپسی پر ضرور مل کر جایا کرتے۔

خاکسار بزرگان اور احباب جماعت سے اپنے چچا صاحب کی مغفرت اور بلندئ درجات کے لیے دُعا کی درخواست کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کی روح کو ابدی سکون عطا فرمائے۔ ہمارے خاندان میں جس بڑی تعداد نے احمدیت کو قبول نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے سینوں کو احمدیت کے لئے کھولے۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

خاکسار۔ محمد عبد اللہ درویش قادیان

× × × × ×

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے!

مندرجہ ذیل خریداران بدر کا چندہ اخبار بدر آئندہ ماہ کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے۔ بذریعہ اخبار بدر بطور یاد دہانی آپ کی خدمت میں تحریر ہے کہ اپنے ذمہ کا چندہ اپنی پہلی فرصت میں ادا کریں تاکہ آئندہ آپ کے نام پرچہ جاری رہ سکے۔ ایسا نہ ہو کہ عدم ادائیگی چندہ کی وجہ سے آپ کا اخبار بند ہو جائے اور آپ کچھ وقت کے لئے مرکزی حالات اور اہم دینی خبروں اور علمی مضامین سے محروم ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

مینیجر اخبار بدر قادیان

خریداری نمبر	نام خریداران	خریداری نمبر	نام خریداران
۱۰۲۷	مکرم میر عبد الجلیل صاحب	۱۳۵۹	مکرم جی۔ ایم۔ مصطفیٰ صاحب
۱۰۳۳	" ایس۔ جی ابراہیم صاحب	۱۳۸۰	" مولوی اسلم خان صاحب
۱۱۱۵	محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ	۱۴۱۷	" عبد السلام صاحب
۱۱۱۶	مکرم انچارج صاحب المجد اکیڈمی	۱۴۳۶	" سید محمد احمد صاحب
۱۱۲۲	" اعجاز حسین صاحب	۱۴۴۹	" ڈاکٹر محمد یونس صاحب
۱۱۴۹	" احمد صاحب ایم۔ اے	۱۴۵۵	" قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ
۱۱۵۱	" پی۔ محمد صاحب	۱۴۶۹	" عبد الشکور صاحب فاروقی
۱۱۹۳	" ایم محمد عثمان صاحب	۱۴۷۱	" ایس۔ ایم عمران صاحب
۱۲۰۳	" محمد منیر الدین صاحب	۱۴۸۳	" غلام رؤف الدین صاحب
۱۲۰۹	" پی محی الدین صاحب	۱۵۱۵	" عبد العزیز صاحب
۱۲۱۲	" محمد یوسف خان صاحب	۱۵۱۸	" نظام الدین صاحب عباسی
۱۲۲۷	" نور عالم صاحب	۱۵۸۸	" سید مبشر الدین صاحب
۱۲۳۹	" شیخ محمود احمد صاحب	۱۵۹۸	" سید منظور احمد صاحب
۱۲۴۹	" محمد رضوان الدین صاحب	۱۶۱۳	اعظم ہیبڑی فیکٹری
۱۲۵۸	" سید آفتاب احمد صاحب	۱۷۱۹	" ایم اے باقی صاحب
۱۲۶۲	" سید عبد الباری صاحب	۱۷۲۷	" عبد المنان صاحب
۱۲۷۸	" کمال الدین صاحب	۱۷۳۳	" اسلم خان صاحب
۱۲۹۴	" الحاج میر اقبال حسین صاحب	۱۷۴۰	محترمہ مسنز قیصر احمد صاحب
۱۲۹۳	" محمد فرید صاحب	۱۷۶۷	مکرم مبارک کریم خان صاحب
۱۳۰۶	" چودھری محمد ابراہیم صاحب	۱۷۶۸	" ایم اے بشیر احمد صاحب
۱۳۱۰	" سیکرٹری مسلم لائبریری	۱۷۷۳	" محمد یوسف الدین صاحب
۱۳۱۲	" " " "	۱۷۷۴	" میر امتیاز احمد صاحب
۱۳۱۴	" محمد صدیق صاحب	۱۷۸۳	محترمہ مسنز این طاہرہ
۱۳۱۵	" مبارک احمد صاحب	۱۷۹۳	مکرم محمد احمد یادگیری

خریداری نمبر	نام خریداران	خریداری نمبر	نام خریداران
۱۷۹۵	مکرم بشیر احمد صاحب	۲۳۹۶	مکرم چوہدری عبد المالک صاحب
۱۸۰۲	Janal Band Baley Sl.	۲۴۵۰	" انچارج صاحب لائبریری
۱۸۳۰	مکرم سید عنایت اللہ صاحب	"	" شری شیام لال صاحب
۱۸۶۰	" محمد یونس صاحب	۲۴۵۵	" بشیر احمد صاحب
۱۸۶۲	محترمہ بیگم صاحبہ الہ دین صاحب	۲۴۶۴	نوجوت لائبریری
۱۸۶۴	مکرم انچارج لائبریری کانپور	۲۴۷۰	مکرم سید رحمت اللہ صاحب
۲۰۱۰	" ایس۔ ایس احمد صاحب	۲۵۵۲	" ڈاکٹر حفیظ الرحمٰن صاحب
۲۰۳۰	" محمد سراج الدین صاحب	۲۶۲۳	" خورشید علی صاحب
۲۰۶۱	" شمس الرحمٰن صاحب		
۲۰۷۱	" شریف احمد صاحب	۲۶۳۱	" مبشر الدین احمد صاحب
۲۲۰۵	" بابو محمد حسین صاحب چارکوٹ	۲۷۶۶	" چودھری کرم دین احمدی

درخواست ہائے دُعا

(۱) میرے لڑکے شاہ محمود احمد سلمہٗ ایک قومی بنک میں پروبیشنری افسر کے عہدہ کے مقابلہ کے امتحان میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ ۱۵ نومبر کو ان کا انٹرویو ہے۔ تمام احباب جماعت سے ان کی کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: شاہ شکیل احمد۔ گیا

(۲) ہماری بڑی ہمشیرہ پروفیسر طلعت جہاں ایم۔ اے نے پی۔ ایچ۔ ڈی کا مقالہ بہار یونیورسٹی میں داخل کر دیا ہے۔ ممتحنوں نے ڈاکٹریٹ کی ڈگری دینے کی سفارش کی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں پی۔ ایچ۔ ڈی کے مقالہ میں نمایاں کامیابی عطا فرمائے آمین۔ خاکسار: شاہ ناصر احمد۔ گیا

(۳) مکرم شیخ محمد یونس صاحب کی ہمشیرہ ایک عرصہ سے بعارضہ دمہ و شدید کھانسی بیمار چلی آرہی ہیں۔ ان کے تین چار چھوٹے بچے ہیں اور نہایت غریب و نادار ہیں۔ محمد یونس صاحب اپنی ہمشیرہ موصوفہ کا کافی علاج معالجہ کرا چکے ہیں لیکن خاطر خواہ افاقہ نہیں ہو رہا۔ درویشانِ کرام و جملہ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: محمد شمس الدین۔ صدر جماعت احمدیہ بھدرک۔

(۴) میرے دو عزیز بہت پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ ان کی پریشانیوں کے ازالہ اور کام کرنے والی لمبی عمر ملنے کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسارہ: قدسیہ سلطانہ

(۵) میرے والد صاحب اور والدہ صاحبہ بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ ان کی صحت و سلامتی نیز ہم سب بھائی بہنوں کی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کی ہمشیرہ قدسیہ سلطانہ کو مورخہ ۲۸ کو لڑکی عطا فرمائی ہے۔ زچہ و بچہ کی صحت و سلامتی نیز میرا بھانجہ عزیز منصور احمد اکثر بیمار رہتا ہے اُسکی صحت یابی کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: وسیم احمد ابن غلام محمود علی بھدرک

سینگوں اور گھاس سے تیار کردہ دل آویز مصنوعات!

۱۔ سینگ اور لکڑی سے تیار کردہ پرندوں اور جانوروں کی دلآویز شکلیں۔
۲۔ گھاس سے تیار کردہ منارۃ المسیح۔ مسجد اقصیٰ۔ مختلف مناظر۔ دنیا بھر کی مساجد احمدیہ اور مشن ہاؤسز کی تصاویر جو تبلیغی فوائد رکھتی ہیں۔
۳۔ عید مبارک کے کارڈ اور دیگر تصاویر۔

خط و کتابت کا پتہ:-

THE KERALA HORNS
EMPORIUM
T.C 38/1582 MANACAUD
TRIVANDRUM
(KERALA)
PIN- 695009.

PHONE NO. 2351
P.B. NO. 128
CABLE:-
"CRESCENT"

ہر قسم اور ہر ماڈل
کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے "آٹو ونگس" کی خدمات حاصل فرمائیے!

آٹو ونگس

AUTOWINGS
32. SECOND MAIN ROAD
C.I.T. COLONY
MADRAS
PIN. 600004
PHONE NO. 76360.

ضروری تصحیح بسلسلہ انتخابات عہدیداران جماعتہائے احمدیہ بھارت

برائے سال تبلیغ ۱۳۵۶ ہش ۱۹۷۷ء تا شہادت ۱۳۵۹ ہش ۱۹۸۰ء
جنوری ، اپریل

عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے آئیندہ سہ سالہ انتخابات کے بارہ میں کارروائی کرنے کے لئے نظارت ہذا کی طرف سے اخبار بدر مورخہ ۱۱ نومبر ۷۶ء اور مورخہ ۲۵ نومبر ۷۶ء اور ۹ دسمبر ۷۶ء میں اعلان شائع کیا گیا ہے۔ جس میں ایک ضروری نوٹ شائع ہونے سے رہ گیا ہے۔ اور وہ نوٹ یہ ہے :-

"کہ مجلس مشاورت (۱۳۴۹ ہش ۱۹۷۰ء) کے فیصلہ اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق آئندہ انتخابات میں امیر اور صدر کے عہدہ کے لئے صرف ایسے شخص کا نام پیش ہو سکے گا۔ جس کو قرآن کریم باترجمہ آتا ہو۔"

نیز موجودہ امراء اور صدر صاحبان کے نام دوبارہ صرف اس صورت میں پیش ہو سکیں گے کہ ان کو قرآن کریم باترجمہ آتا ہو اور انہوں نے اپنے وقت میں جماعت کے کم از کم ۳۳ فیصدی احباب جماعت کے لئے قرآن کریم پڑھانے کا انتظام کر دیا ہو۔ علاوہ ازیں دوسرے عہدیداران جماعت کے لئے بھی ضروری ہوگا کہ وہ قرآن کریم ناظرہ جانتے ہوں۔ بصورت دیگر اُن کا نام کسی عہدہ کے لئے پیش نہیں ہو سکے گا۔

(۲) چونکہ قبل ازیں نظارت ہذا کی طرف سے مجلس مشاورت کے مندرجہ بالا فیصلہ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ان ارشادات کے بارہ میں بذریعہ سرکلر لیٹرز اور بذریعہ اخبار بدر بار بار احباب جماعت اور عہدیداران جماعت کو مطلع کیا جا چکا ہے۔ اور ان ارشادات پر عمل کرنے کے لئے گذشتہ تین سال کے عرصہ میں موجودہ عہدیداران کو کافی وقت مل چکا ہے۔ اس لئے انتخابات کراتے وقت ان شرائط اور ارشادات کی پابندی کرائی جانی ازحد ضروری ہے۔

(۳) نیز انتخابات کے بارہ میں رپورٹ بھجواتے وقت صدر اجلاس کی طرف سے تحریری طور پر یہ اطلاع دی جانی ضروری ہے کہ انتخابات کی کارروائی کرتے وقت ان ارشادات کو بھی ملحوظ رکھا گیا ہے۔

(۴) موجودہ امراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ مہربانی فرما کر جلد از جلد اپنی جماعت کے نئے عہدیداران کے انتخاب کی رپورٹ نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ تاکہ مئی ۱۹۷۷ء سے پہلے پہلے نئے انتخابات کی منظوری دی جا سکے۔

اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

ناظر اعلیٰ قادیان

اخبار بدر کا آئندہ شمارہ

جلسہ سالانہ نمبر ہوگا

اور

۲۳ دسمبر کی اشاعت کو ۳۰ دسمبر کی اشاعت میں ضم کر کے جلسہ سالانہ قادیان کی مبارک تقریب پر خاص نمبر کی صورت میں ہدیۂ قارئین کیا جائے گا۔ اور بتاریخ ۳۰ دسمبر ۱۹۷۶ء کو حوالۂ ڈاک کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

(ادارہ بدر)

درخواستِ دُعا

مکرم علی محمد صاحب پنڈت فارسٹر کی شادی کو سولہ سال ہو چکے ہیں۔ اب تک اولاد نہیں ہوئی۔ قبل ازیں دو مرتبہ اسقاط ہو چکا ہے۔ اب ان کی اہلیہ پھر امید سے ہیں۔ احباب جماعت اولادِ نرینہ کے لئے دُعا فرمائیں۔ انہوں نے درویش فنڈ کی مد میں ۵۰/- روپے اور صدقہ کی مد میں ۳۲/- روپے ادا کئے ہیں۔

خاکسار : عبدالحکیم سیکرٹری مال آسنور۔

احمدیہ مسلم کیلنڈر !

بابت سال ۱۳۵۶ ہش۔ مطابق ۱۹۷۷ء

احباب اور جماعتوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے سال آئیندہ ۱۳۵۶ ہش مطابق ۱۹۷۷ء کا کیلنڈر ۲۲ × ۳۰ کے سائز میں عمدہ و دیدہ زیب اور مختلف جاذب نظر رنگوں میں شائع کیا جا رہا ہے۔

یہ کیلنڈر مندرجہ ذیل خصوصیات کا حامل ہے :-

(۱) کلمہ طیبہ جلی حروف میں کیلنڈر کی پیشانی کو زینت بخش رہا ہے۔

(۲) کیلنڈر کے دائیں بائیں لوائے احمدیت اور منارۃ المسیح دکھائے گئے ہیں۔

(۳) کیلنڈر کے وسط میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے حالیہ دورہ امریکہ ۱۹۷۶ء کی تازہ ترین اور تاریخی تصویر دی گئی ہے۔

(۴) سیدنا حضرت امیر المومنین کی تصویر کے دونوں پہلوؤں میں ہجری شمسی مہینوں کی وجہ تسمیہ بزبان انگریزی کے علاوہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین فکر انگیز اقتباس بعنوان "اسلام کا مستقبل" "احمدیت کا مستقبل" اور "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض" بزبان انگریزی دیئے گئے ہیں۔

(۵) کیلنڈر میں تاریخیں انگریزی حروف میں درج کر کے تمام علاقوں کے لئے یکساں طور پر فائدہ مند بنایا گیا ہے۔

(۶) تاریخوں کے دائیں بائیں ہفتہ کے دنوں کے نام عربی۔ فارسی اور انگریزی میں دیئے گئے ہیں۔

(۷) سال رواں (۱۹۷۷ء) میں آنے والی تعطیلات سرکاری و جماعتی کا بھی اندراج ہے۔

(۸) کیلنڈر کے دونوں طرف ٹین کی پتری لگائی گئی ہے۔ تاکہ کیلنڈر دیر تک کار آمد رہے۔

(۹) کیلنڈر دہلی میں زیر طبع ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کے موقع پر احباب اسے حاصل کر سکیں گے۔

(۱۰) کیلنڈر کی قیمت ایک روپیہ رکھی گئی ہے۔ محصول ڈاک اور رجسٹری کا خرچہ علیحدہ ہوگا۔ بذریعہ ڈاک زیادہ کیلنڈر منگوانے میں رعایت رہے گی۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

دورہ مکرم مولوی شیخ حمید اللہ صاحب بطور انسپکٹر وقف جدید

مکرم مولوی شیخ حمید اللہ صاحب بطور انسپکٹر وقف جدید، جماعت ہائے احمدیہ کشمیر میں چندہ وقف جدید کی وصولی اور وعدہ جات کے حصول و اضافہ کی غرض سے دورہ فرما رہے ہیں۔ احباب جماعت اور عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ مولوی صاحب موصوف کے دورہ کو کامیاب بنانے میں پورا پورا تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

درخواستِ دُعا

میری اہلیہ صاحبہ پتّے کی بیماری کی وجہ سے لمبے عرصہ سے صاحبِ فراش ہیں۔ باوجود علاج کے کوئی افاقہ نہیں ہو رہا۔ چھوٹے چھوٹے بچے ہیں جس کی وجہ سے شدید ابتلاء درپیش ہے۔

درویشان کرام اور جملہ احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست ہے کہ دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ میری اہلیہ کو شفاء کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار :
عبدالستار صدیقی۔ چمن گنج کانپور